نماز اور بندگی

کے بارے میں استاد شہیدمطہری سے ۱۱۰ سؤال

فہرست

مقدمہ ١٤

١۔برائے مہربانی عبادت کے سلسلے میں اسلام نظریہ بیان کیجئے، ٢٠

٢۔کیا دین اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان رات بھر بلکہ صبح تک عبادت کرتا رہے؟ ٢٠

٣۔کیا زہد کا انکار کیا جا سکتا ہے؟ ٢١

٤۔خدمت خلق کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ ٢١

٥۔کیا آزاد ی انسانیت کی ایک عظیم قدر [VALUE]قرار پا سکتی ہے؟ ٢٣

٦۔آزادی انسان کے لئے کتنی اہم ہے؟ ٢٣

٧۔آپ اگر کسی کو آئیڈیل کے طور پر پیش کرنا چاہیں تو کس کو پیش کریں گے؟ ٢٤

٨۔عبادت کیسی ہو تاکہ بارگاہ خداوندی میں قبول ہو؟ ٢٤

٩۔ایک انسان کامل کس انسان کو کہا جاتا ہے؟ ٢٥

١٠۔کیا ایک انسان کامل کے اندر تمام انسانی اقدار پائی جانی چاہئیں؟ ٢٥

١١کون سی چیز انسان کو حیوانات سے ممتاز بناتی ہے؟ ٢٥

١٢۔ ایک انسان یا ایک معاشرے میں کیا کیا انحرافات پیدا ہو سکتے ہیں؟ ٢٦

١٣۔یہ بتائیے کہ اولیائے خدا کسے اپنا سب سے اچھا مونس سمجھتے ہیں؟ ٢٧

١٤۔ دنیا و آخرت (جنت و جہنم)سے اوپر اٹھ کر کیسے سوچا جا سکتا ہے؟ ٢٧

١٥۔مختصر طور پر نماز کی اہمیت کو بیان کیجئے۔ ٢٨

١٦۔یہ بتائیے کہ نفس کو کن حالات میں کچلا جا سکتا ہے؟ ٢٨

١٧۔اسلام نفس کے ساتھ جہاد کے سلسلے میں کیا کہتا ہے؟ ٢٨

۱۸۔کیا نفس کے ساتھ جہادکے لئے ہم اپنے جسم کو سختیوں
میں ڈال کر مختلف طرح کی ریاضتیں کر سکتے ہیں؟ ۲۹

۱۹۔نفس سے مقابلہ کا طریقہ کیا ہے؟ ۳۰

۲۰۔کیا عبادت و پرستش انسان کا حقیقی احساس اور اس کی
سرشت میں ہے؟ ۳۱

۲۱۔انسان کے اندر جو احساسات پائے جاتے ہیں کیا وہ سب
کے سب حیوان میں بھی پائے جاتے ہیں؟ ۳۱

۲۲۔رسول اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ عبادت کی معنوی اہمیت
کے لئے کیا فرماتے ہیں؟ ۳۲

۲۳۔دنیا کی مشکلات کس طرح ہمارے لئے آسانیوں میں
تبدیل ہو سکتی ہیں؟ ۳۲

۲٤۔ اسلام عبادت و پرستش کی جس روح کی بات کرتا ہے
اسے کیسے سمجھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے؟ ۳۳

۲۵۔یہ بتائیے کہ لوگ کتنی قسم کے ہیں اور خدا کس طرح
لوگوں کےدلوں کو معنویت عطا کرتا ہے؟ ۳٤

۲٦۔کون سی عبادت عظمت اور اہمیت کے لحاظ سے اعلیٰ
درجہ کی عبادت ہوتی ہے؟ ۳٤

۲۷۔کیا بارگاہ الٰہی میں صرف وہی عبادتیں قابل قبول ہیں جو ائمہ معصومین کی عبادتوں کی طرح اعلیٰ درجہ کی عبادتیں ہیں؟ ۳۵

۲۸۔ کیا انسان اور اس کی اولاد کی تربیت میں عبادت کا کوئی رول ہے؟ ۳٦

۲۹۔ کیا اسلام کی نظر میں درویشوں کے طور طریقے کے مطابق عبادت کرنا صحیح ہے؟ ۳٦

۳۰۔ہمارے یہاں عبادت کتنی قسم کی ہے؟ ۳۷

۳۱۔اسلام غو ر فکر کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ ۳۷

۳۲۔ایک نیک اور نفع بخش کام میں کیا فرق ہے؟ ۳۸

۳۳۔ لوگوں کو ایمان کی دعوت دینے میں اسلام کا مقصد کیا ہے؟ ۳۸

۳٤۔ کیا انسانی کمال کو آسانی سے پرکھا جا سکتا ہے؟ ۳۹

۳۵۔کیا قرآن مجید میں عبادت اور پرستش کیا ذکر ہوا ہے؟ ۳۹

۳۸۔ کیا عبادت کا مقصود اس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے یا دوسرے مراتب مد نظر ہیں؟ ٤۰

۳۹۔اعتباری مفاہیم سے مانوس ہونا کس غلطی اور خطا کا سبب بنتا ہے؟ ۴۱

۴۰۔کیا خدا کے لئے دور یا قریب ہونا کوئی معنی رکھتا ہے؟ ۴۱

۴۱۔خدا وند متعال کی رحمت و عنایت کیسے حاصل ہوتی ہے؟ ۴۲

۴۲۔ خدا سے قربت کا کیا مطلب ہے اور کیا انسان فرشتوں کے مرتبہ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے؟ ۴۲

۴۳۔ کیا یہ صحیح ہے کہ نماز دوسرے اعمال کی قبولیت کی شرط ہے؟ ۴۳

۴۴۔"نماز دین کا ستون ہے" کیا یہ جملہ اسلامی تعلیمات سے مطابقت رکھتا ہے؟ ۴۳

۴۵۔ہم کس طرح خدا وند متعال سے رابطہ برقرار کر سکتے ہیں؟ ۴۴

۴۶۔ حضرت علی علیہ السلام کی عبادت ہمارے لئے بیا ن کیجئے۔ ۴۵

۴۷۔کیا یہ صحیح ہے کہ ایک انسان جو کام کرنے کی طاقت وصلاحیت رکھتا ہے وہ بھیک مانگنے لگے؟ ۴۵

٤٨۔ کام اور محنت کے سلسلے میں حضرت علی علیہ السلام کا نقطہ نگاہ بیان فرمائیے۔ ٤٦

٤٩۔کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ بعض چیزوں کو مانا اور بعض چیزوں کو نہ مانا جائے؟ ٤٦

٥٠۔لا ابالی مسلمان کے سلسلے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ ٤٧

٥١۔ کیا ایمان اور اسلام کی ضرورت آج بھی ہے یا نہیں؟ ٤٧

٥٢۔کیا عبادت اور دعا ایک ہی چیز ہے یا ان میں کوئی فرق ہے؟ ٤٨

٥٣۔انسا ن کو کن افراد کے ساتہ اٹھنا بیٹھنا چاہئے؟ ٤٩

٥٤۔کیا دین اسلام کا ایک اجتماعی دین ہونا اس بات کا سبب بنتا ہے کہ دعا اور خدا سے راز ونیاز کو حقارت کی نظر سے دیکھا جائے؟ ٤٩

٥٦۔نماز کو ہلکا سمجھنے کی نشانیاں کیا ہیں؟ ٥٠

٥٧۔توبہ کے سلسلے میں کچہ وضاحت کیجیے۔ ٥١

٥٨۔کیا عبادت انسانی خلقت کے اہداف ومقاصد میں سے ہے؟ ٥٢

٥٩۔اسلام کس طرح اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے انسان کی تربیت کرسکتا ہے؟ ٥٢

٦٠۔تمام اخلاقی مسائل کی بنیاد کیاہے؟ ٥٣

٦١۔تمام معاشرتی اصول و قوانین کی بنیاد کیا چیز ہے؟ ٥٣

٦٢۔ کیا صرف علم کے ذریعہ عصر حاضر کی مشکلات کو حل کیا جا سکتا ہے؟ ٥٤

٦٤۔کیا اسلام میں مجرم کی تلاش کے لئے قاضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے سلسلے میں تفتیش کرے؟ ٥٥

٦٥۔انسان کے وجود میں ایسا کون سا مادہ ہے جو اسے عبادت و اخلاق پر آمادہ کرتا ہے؟ ٥٥

٦٦۔پیغمبران الٰہی اور ائمہ طاہرین کی عصمت کے سلسلے میں کچھ وضاحت کیجیے۔ ٥٦

٦٧۔انسان کیا کرے تاکہ غفلت سے بچتا رہے؟ ٥٧

٦٨۔ ہماری عبادت کا کیا مقصد ہے اور اس کا ہمیں کیا فائدہ ہے؟ ٥٧

٦٩۔عبادت اور صفائی کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ ٥٧

۷۰۔ ایک مسلمان اختلاف و تفرقہ سے کس طرح دور رہ سکتا ہے؟ ۵۸

۷۱۔کیا عبادتگاہ کا احترام خود عبادت کا احترام ہے؟ ۵۸

۷۲۔سب سے اچھی تربیت کون سی تربیت ہے؟ ۵۹

۷۳۔ کیا عبادت کے لئے بعض امور کا انجام دینا ضروری ہے؟ ۵۹

۷٤۔اللہ اکبر کا کیا مطلب ہے؟ ٦۰

۷۵۔اللہ اکبر میں کیا صفات پوشیدہ ہیں؟ ٦۰

۷٦۔ وحدت وجود کی کچھ وضاحت کیجیے۔ ٦۰

۷۷۔خدا کی بندگی کا لازمہ کیا ہے؟ ٦۰

۷۸۔کیا خدا کی بندگی کے لئے انسان کا غیر خدا کی بندگی سے آزاد ہونا ضروری ہے؟ ٦۱

۷۹۔نماز میں سجدہ کا کیا مفہوم ہے؟ ٦۱

۸۰۔کیا ہم میں سے ہرشخص اپنی نماز کا ذمہ دار ہے یا بیوی بچوں کی نماز کا بھی ذمہ دار ہے؟ ٦۲

۸۱۔بچوں کو کس وقت سے نماز شروع کردینی چاہیے؟ ٦٢

۸۲۔نماز پڑھنے اور فقرا کی مدد کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ ٦٣

۸۳۔امام علی علیہ السلام کی آخری وصیت کس چیز کے بارے میں تھی؟ ٦٣

۸٤۔انسان کس طرح خدا سے نزدیک ہوسکتا ہے؟ ٦٤

۸۵۔کیا عمل کے بغیر عاقبت بخیر ہونے کی امید کیا جا سکتی ہے؟ ٦٤

۸٦۔انسان کے اندر جو اعلیٰ صلاحتیں پائی جاتی ہیں ان میں کسی ایک کا تذکرہ کیجیے۔ ٦۵

۸۷۔توبہ کی کیفیت کیسے پیدا ہوتی ہے؟ ٦٦

۸۸۔کیا توبہ کو ایک اندرونی انقلاب کا نام دیا جا سکتا ہے؟ ٦٦

۸۹۔ انسان کے مرکب یا بسیط ہونے کے سلسلے میں کچھ وضاحت فرمائیے اور یہ بتائیے کہ کیا ایک انسان اپنے ہی خلاف قیام کر سکتا ہے؟ ٦۷

۹۰۔ انسان اپنے حیوانی صفات کا مقابلہ کس طرح کر سکتا ہے؟ ٦۷

۹۱۔اسلام گناہوں کے اعتراف کے سلسلے میں کیا کہتا ہے؟ ٦٨

۹۲۔کیا توبہ استغفار کی شرط ہے؟ ٦٨

۹۳۔ کیا ائمہ معصومین علیہم السلام بھی توبہ کو اہمیت دیتے تھے۔ ٦٩

۹٤۔کیا زندگی کے کسی بھی لمحہ میں کی جانے والی توبہ قابل قبول ہے؟ ٦٩

۹۵۔ کیا زندگی کے آخری لمحوں میں توبہ انسان کو کوئی فائدہ دے سکتی ہے؟ ٧٠

۹٦۔ امام علی علیہ السلام کی زبانی دنیا کو کس دن سے تشبیہ دی گئی ہے؟ ٧٠

۹۷۔جوے کے سلسلے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟ ٧١

۹۸۔ روزہ توڑنے کے سلسلے میں اسلام کا واضح حکم کیا ہے؟ ٧١

۹۹۔بے حجابی کا کیا نقصان ہے اور خدا نے ایسے افراد کے کے لئے کیا عذاب معین کیا ہےجو حجاب کی رعایت نہیں کرتے؟ ٧١

۱۰۰۔توبہ کی کیا شرائط ہیں؟ ۷۲

۱۰۱۔انسان کو خود اس کے خلاف قیام کے لئے کیسے ابھارا جاسکتاہے؟ ۷۳

۱۰۲۔قرآن مجید میں مومن کا کیا تصور پیش کیا گیا ہے؟ ۷۳

۱۰۳۔کیا یہ کہا جا سکتا ہے اس کائنات کا کوئی مختار و مالک نہیں ہے بلکہ سارا اختیار انسان کے ہاتھوں میں ہے اور وہی اسے چلا رہا ہے؟ ۷٤

۱۰٤۔ پرستش کسے کہتے ہیں؟ ۷۵

۱۰۵۔ اسلام میں سب سے عظیم عبادت کون سی ہے؟ ۷۵

۱۰٦۔انسان خدا کی معرفت کیسے حاصل کرسکتا ہے؟کیا معرفت نفس کے ذریعہ یہ کام ممکن ہے؟ ۷٦

۱۰۷۔پرستش کے سلسلے میں انبیائے الہٰی کی تعلیمات کیا تھیں؟ ۷٦

۱۰۸۔کیا عبادت کو ایک طرح کا سودا قرار دینا صحیح ہے؟ ۷۷

۱۰۹۔اسلامی تعلیمات کی رو سے گنا ہ انسان کے دل پر کیا اثر رکھتا ہے؟ ۷۷

۱۱۰۔نماز جمعہ اور دوسری نمازوں میں کیا فرق ہے؟ ۷۸

مقدمہ

عبادت خالق و مخلوق کے درمیان ایک طرح کے رابطہ اور تعلق کا نام ہے۔ در حقیقت انسان کو خدا کی طرف سے جو نعمتیں عطا ہوتی ہیں اس کے شکرانے کے طور پر وہ اس کی عبادت انجام دیتا ہے۔یہ انسان جانتا ہے کہ خدا اس کی زندگی کے ہر لمحہ سے واقف ہے اور اس کے تمام اعلانیہ اور پوشیدہ کاموں سے آگاہ ہے۔

لغوی اعتبار سے عبادت بندگی کے معنی میں ہے یعنی یہی رابطہ جو انسان اور خدا میں پایا جاتا ہے عبادت کہلاتا ہے ۔عبادت کرنا یعنی خدا کی حکم کی تعمیل۔اس کی فرمانبرداری اور خلوص نیت کے ساته اس کی اطاعت ۔خدا وند متعال فرماتا ہے: "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"(ذاریات/۵۶) میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے خلق فرمایا ہے۔

لہٰذا انسان کی خلقت کا مقصد بهی عبادت پروردگار ہی ہے۔اس کی خلقت کا مقصد یہ ہے کہ وہ مقام عبودیت و بندگی تک پہنچ سکے۔لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب انسا ن خودکو خدا کے سوا تمام افراد و اشیاء کی بندگی سے آزاد کرے۔اگرچہ یہ ایک مشکل کام ہے لیکن بہرحال ناممکن نہیں ہے۔خدا کے بہت سے بندوں اور اولیائے الہٰی نے اس کی مدد سے آسانی سے یہ کام کردکها یا ہےاور وہ مقام بندگی تک پہنچے ہیں۔ہم نے اس کام کو اس لئے

مشکل قرار دیا کیونکہ اس کا تعلق نفس ہے۔جو لوگ اپنے نفس پر قابو پاسکیں وہ یقینا مقام عبودیت تک پہنچ سکتے ہیں۔لیکن عبادت کے بالمقابل شرک ہےیعنی وہی چیز جو انسان کو سعادت وکامیابی سے روکتی ہے۔

اگرانسان تہذیب نفس کے ذریعہ تقوائے الہٰی و پرہیزگاری کی راہ میں قدم بڑھائے گا تو اپنے وجود میں بہت سے حقائق کا مشاہدہ کرے گا۔حضرت آیۃ اللہ سید بحرالعلوم میر داماد فرماتے ہیں: "نقل کیا جاتا ہے کہ ایک شخص جو مدتوں سے آیۃ اللہ دہکردی کا مرید تھا اور ہمیشہ ان کے پیچھے نماز جماعت پڑھنے آیا کرتا تھا ۔ایک دن پیسوں کی ایک بڑی رقم ان کی خدمت میں پیش کرتا ہے اور یہ وہ ایام ہوتے ہیں جب انہیں اپنی زندگی کی ابتدائی ضروریات کے لئے بھی پیسوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ آپ ان پیسوں کو ایک محفوظ جگہ رکھ دیتے ہیں اور ہاتھ تک نہیں لگاتے۔

ایک مدت گزر جانے کے بعد وہ شخص آیۃ اللہ دہکردی کی خدمت میں آتا ہے ۔وہ ایک زمین ہڑپنا چاہتا تھا جس کے لئے اسے آیۃ اللہ کی سفارش یا دستخط کی ضرورت تھی۔وہ آپ کی خدمت میں آکر آپ سے اس زمین کے سلسلے میں سفارش اور ایک کاغذ پر دستخط کی درخواست کرتا ہے۔ انہیں معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ شخص دوسرےکی زمین پر قبضہ کرنا اور اسے ہڑپنا چاہتا ہے لہٰذا آپ کسی بھی طرح کی سفارش یا دستخط سے انکار دیتےہیں۔ انکار کا جواب سن کر اس کا حقیقی چہرہ سامنے آجاتا ہے اور غصہ میں آکر

انہیں برا بھلا کہنے لگتا ہے اور کہتا ہے جو پیسہ میں نے آپ کو دیا تھا وہ واپس کیجیے،آپ پیسہ اٹھاتے ہیں اور اسے واپس کردیتے ہیں۔(فاعتبروا یا اولی الابصار)

جو خود کو خدا کا بندہ مانتاہےاور اسے اپنے تمام کاموں پر حاضر وناظر سمجھتا ہےراہ حق سے کبھی منحرف نہیں ہوتا اور اگر زندگی کے کسی موڑ وہ راہ حق سے انحراف کا شکار ہونے بھی لگے تو خدا کی طرف سے مقررکردہ فرشتے اسے سنبھال لیتے ہیں۔

جو شخص یہ جان لے کہ عبادت اور اطاعت کا مقصد خدا کے حضور بندگی کا اظہار ہے تو وہ ہمیشہ غرور و تکبر سے دور رہتا ہے۔اگر ہم تمام عبادتوں کو خلاصہ کرنا چاہیں تو اسے نماز میں کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ وہ عبادت اور فریضہ الٰہی ہے جسے ہم پانچ بار بجالاتے ہیں۔نماز تمام عبادتوں کی سردار ہے بلکہ سب سے زیادہ لذت بخش عبادت بھی یہی ہے۔البتہ عبادت صرف چند اعمال و مناسک میں خلاصہ نہیں ہوتی بلکہ ہر وہ کام جو خدا کی رضا کے لئے انجام دیا جائے وہ عبادت ہے جیسے حلال رزق کے لئے کسب معاش، حصول علم،شادی،لوگوں کی خدمت اور اس طرح کے دوسرے کام۔ہم سب چاہتے ہیں کہ خدا کے لامحدود کمالات کی وجہ سے اس کی عبادت کریں اس کی بارگاہ میں سر تعظیم خم کریں۔اس لئے ہماری عبادت میں جتنا و خضوع و خشوع اور انکساری پائی جائے گی بندگی کا مقام اتنا ہی بلند ہوگا۔

ایسے بھی افراد پائے جاتے ہیں جو نماز جیسی عبادت کے سلسلے میں بے توجہی برتتے ہیں۔ جو خدا کی عبادت کرتا ہے وہ در حقیقت اپنی روح کے لئے غذا فراہم کرتا ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں: "خوشا نصیب ہے وہ شخص جسے عبادت سے عشق ہے اور اسے ایک محبوب کی طرح سمجھتا ہے۔" البتہ عبادت میں بھی افراط و تفریط کا خیال رکھنا چاہیے۔ایک دن رسول اللہ نے عمرو عاص کے بیٹے عبدا للہ سے کہا: "میں نے سنا ہے کہ تم راتوں میں عبادت کرتے ہو اور دن میں روزہ رکھتے ہو۔کہنے لگا : جی ہاں اللہ کے رسول، حضرت نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں ہے۔لہٰذا اگر کوئی کمال بندگی تک پہنچنا چاہتا ہے تو اسے عبادت کے لئے ایک وقت معین کرنا پڑے گا اور اس میں بھی نظم و ضبط کا خیال رکھنا ہوگا۔نہ صرف عبادت بلکہ اسے اپنےروزمرہ کے تمام کاموں کے لئے ایک نظام الاوقات بنانا چاہیے۔ایسے بھی افراد پائے جاتے ہیں جو کبھی عبادت میں اتنا مگن ہوجاتے ہیں کہ اپنے اہل وعیال سےبھی بے خبر ہوجاتے ہیں اور انہیں خدا کے حوالے کر کے خود اس کی عبادت و بندگی میں لگ جاتے ہیں۔انسان کو اتنی عبادت کرنی چاہیے کہ وہ مقام یقین تک پہنچ جائے۔روایت میں آیا ہے: "جو شخص چالیس د ن رات اپنے کاموں کو عبادت و خلوص کے رنگ میں رنگ دےخدا اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کردے گا۔

انسان کو عبادت کے فلسفہ سے بھی آگاہ ہونا چاہیے اور اسے معلوم ہونا چاہیے کہ عبادت یعنی ہر لمحہ خدا کی یاد اور جب وہ بصیرت کے مرحلے تک پہنچ جائے گا تو خود بخود اس بات کا ادراک کرنے لگا کہ دل یاد خدا سے سکون و اطمینان حاصل کرتا ہے اور نماز ان اعمال میں سے ہے جس میں انسان کا دل ہر لمحہ خدا کی یاد سے معمور ہوتا ہے۔انسان کو نماز سے مدد حاصل کرتے ہوئے خود کو اس کی معرفت تک لے جائے۔نماز انسانوں کو برائیوں اور پلیدگیوں سے روکتی ہے اور یقینا جو منکرات سے دور ہوگا وہ خود بخود نیکیوں کی طرف قدم بڑھائے گا۔(إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ)

حضرت علی علیہ السلام نہج البلاغہ کے خطبہ ۲۲۲ میں فرماتے ہیں: "خدا نے اپنے ذکر اور یاد سے دلوں کو صیقل کرنے کے لئے قرار دیا ہے تاکہ کان اس کی یاد سے سننے والے اور بند آنکھیں اس کی وجہ سے دیکھنے والی بن جائیں"

اگر کوئی شخص حقیقی معنی میں عبادت و بندگی کی طرف قدم بڑھائے تو وہ یقینا اس کی برکتوں اور اثرات سے بہرہ مند ہوگا۔اس کی ایک برکت یہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ یہ احساس کرتا ہے کہ وہ خدا کا مخلص بندہ ہےاور اس کے ذریعہ دوسروں پر فخر کرتا ہے کیونکہ وہ ایک ایسے محبوب کی عبادت کرتا ہے جس نے تمام کائنات کو خلق فرمایا ہے اور اس کی تمام آرزووں کو پورا کرسکتا ہے۔ امام

سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں: "خدایا میرے فخر کے لئے یہی بات کافی ہے کہ میں تیرا بند ہوں۔"

امام علی علیہ السلام تمام افراد کی نیت کی بنیاد پر عابدوں کو تین گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں: تاجروں کی عبادت،غلاموں کی عبادت اور آزاد لوگوں کی عبادت۔ایک گروہ اجر و ثواب کے لئے خدا کی عبادت کرتا ہے یہ تاجروں کی عبادت ہے۔ایک گروہ خدا کی عبادت اس کے جہنم کے خوف سے کرتا ہے یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک گروہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کے بدلے اس کی بارگاہ میں شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ ریز ہوتا ہے یہ آزاد افراد کی عبادت ہے۔حضرت علی علیہ السلام جن کا شمار سب سے عظیم عبادت گذار بندوں میں ہوتا ہے فرماتے ہیں: "خدا یامیں تیرے جہنم کے خوف یا تیری جنت کی لالچ میں تیری عبادت نہیں کرتا بلکہ تجھے لائق پرستش سمجھتے ہوئے تیری عبادت کرتا ہوں۔

اس کتاب میں اسی موضوع یعنی نماز و بندگی کے سلسلے میں بحث و گفتگو کی گئی ہے اور اس موضوع سے متعلق استاد شہید مرتضیٰ مطہری سے سوالات کئے گئے ہیں جن کے جوابات ان کی مندرجہ ذیل کتابوں سے لئے گئے ہیں:

۱۔انسان کامل ۲۔بیس تقاریر

۳۔اسلام میں تعلیم و تربیت کا نظام
۴۔انسان کا معاشرتی تکامل

۵۔معنوی باتیں ۶۔فلسفہ اخلاق

۱۔برائے مہربانی عبادت کے سلسلے میں اسلام نظریہ بیان کیجئے،

انسانی اقدار میں ایک اہم قدر جس کی اسلام تائید کرتا ہے عبادت ہے۔البتہ یہاں عبادت کےاپنے خاص معنی مراد ہیں۔یعنی خدا سے راز ونیاز،نماز،دعا ،مناجات،تہجد،نماز شب اور اس طرح کی دوسری چیزیں جسے اسلام نے بیان کیا ہے اور کبھی اسلام سے جدا نہیں ہو سکتیں۔عبادت ایک حقیقی اور سچی قدر کا نام ہے لیکن اگر اس کے حدود کا لحاظ نہ رکھا جائے تو معاشرہ افراط کا شکار ہوسکتا ہے یعنی اس وقت اسلام صرف عبادت کرنے ،مسجد میں جانے ،مستحبی نمازیں پڑھنے،دعائیں پڑھنے،تعقیبات [نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں]پڑھنے ،مستحب غسل کرنے اور تلاوت قرآن وغیرہ میں محدود ہو کر رہ جائے گا۔اگر معاشرہ اس سلسلے میں افراط کا راستہ اختیار کر لے تو دوسری تمام اقدار بھلا دی جائیں گی۔

۲۔کیا دین اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان رات بھر بلکہ صبح تک عبادت کرتا رہے؟

اس سوال کا جواب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی امت کو مخاطب کر کے اس طرح سے دیا ہے:

میں تمہارا پیغمبر ہوں لیکن ایسا نہیں کرتا۔ کبھی بھی رات بھر صبح تک عبادت نہیں کرتا بلکہ رات کے کچھ حصے میں آرام کرتا ہوں ،سوتا ہوں اور اپنے اہل و عیال کا خیال رکھتا ہوں ۔ہر روز روزہ نہیں رکھتا بلکہ کچھ دن رکھتا ہوں اور کچھ دن نہیں رکھتا ۔جن لوگوں نے یہ طریقہ [رات بھر عبادت کرنا اور ہر دن روزہ رکھنا اور اہل و عیال اور دوسروں سے غافل ہوجانا] اپنا رکھا ہےوہ میری سنت سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

۳۔کیا زہد کا انکار کیا جا سکتا ہے؟

زہد ایک حقیقت کا نام ہےبلکہ ایک ایسی نا قابل انکار قدر[Value]ہے جس کے بہت سے فوائد و برکات ہیں۔اس معاشرہ کا سعادتمندی تک پہنچنا ناممکن ہے جس میں یہ قدر نہ پائی جاتی ہو یا کم از کم اس معاشرے کو ایک اسلامی معاشرہ نہیں کہا جا سکتا جو اس اہم عنصر اور قدر سے خالی ہولیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ قدر معاشرے کو اس طرح سے اپنی طرف جذب کر لیتی ہے کہ زہد ہی سب کچھ ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ نہ کچھ نظر آتا ہے نہ کچھ سمجھ میں آتاہے۔

٤۔خدمت خلق کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

یہ ایک ایسی مسلم قدر [Value]ہے جس کی اسلام سو فیصد تائید کرتا ہےاور واقعا مخلوقات خدا کی خدمت ایک انسانی

قدر [Value] ہے۔اس چیز پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ نے بہت زور دیا ہے۔

قرآن کریم ایک دوسرے کے تعاون،دوسروں کی مدد اور ایک دوسرے کی خدمت کے سلسلے میں فرماتا:

"نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا رخ مشرق اور مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی اس شخص کا حصہ ہے جو اللہ اور آخرت اور ملائکہ اور کتاب پر ایمان لے آئے اورمحبت خدا میں قرابتداروں یتیموں مسکینوں غربت زدہ مسافروں سوال کرنے والوں اور غلاموں کی آزادی کے لئے مال دے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جو بھی عہد کرے اسے پوراکرے اور فقر وفاقہ میں اور پریشانیوں اور بیماریوں میں اور میدانِ جنگ کے حالات میں صبرکرنے والے ہوںتویہی لوگ اپنے دعوائے ایمان و احسان میں سچے ہیں اور یہی صاحبان تقوی اور پرہیزگار ہیں

ایمان والو! تمہارے اوپر مقتولین کے بارے میں قصاص لکھ دیا گیا ہے آزادکے بدلے آزاد اورغلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت. اب اگرکسی کو مقتول کے وارث کی طرف سے معافی مل جائے تو نیکی کا اتباع کرے اور احسان کے ساتھ اس کے حق کو ادا کردے. یہ پروردگار کی طرف سے تمہارے حق میں تخفیف اور رحمت ہے لیکن اب جو شخص زیادتی کرے گا اس کے لئے دردناک عذاب بھی ہے "

۵۔کیا آزاد ی انسانیت کی ایک عظیم قدر [Value]قرار پا سکتی ہے؟

آزادی ایک عظیم انسانی قدر[Value]ہے بلکہ یہ انسان کی معنوی اقدار میں سے ہے۔معنوی اقدار ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جو حیوانیت کی حد سے بالاتر ہوتی ہیں ۔آزادی انسان کے لئے مادی اقدار سے بڑھ کر ہے ۔وہ افراد جن کے اندر انسانیت کی بو بھی پائی جاتی ہے وہ اس بات کے لئےتو تیار ہیں کہ بھوکے اور ننگے رہیں لیکن انہیں یہ بات گوارا نہیں کہ کسی دوسرے کی غلامی میں رہیں بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ آزاد ہو کر زندگی بسر کریں۔

٦۔آزادی انسان کے لئے کتنی اہم ہے؟

انسان کے ضمیر کے لئے آزادی اتنی اہمیت رکھتی ہے کہ وہ قیدو بند کی زندگی پر آزاد زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔آزادی یقینا ایک بہت عظیم قدر ہے۔کبھی دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض معاشروں میں یہ قدر بالکل بھلا دی گئی ہے لیکن پھر یہ بھی نظر آتا ہے کہ یہ احساس لوگوں میں جاگ چکا ہے ۔ بعض افراد کہتے ہیں بشر اور بشریت کا مطلب آزادی ہی ہے اور آزای کے علاوہ کسی دوسری قدر کا وجود ہے ہی نہیں یعنی یہ افراد تمام اقدار کو آزادی جیسی ایک قدر میں فنا کرنا چاہتے ہیں ۔

۷۔آپ اگر کسی کو آئیڈیل کے طور پر پیش کرنا چاہیں تو کس کو پیش کریں گے؟

اگر ہم امام علی علیہ السلام کو اپنا آئیڈیل مانیں جو کہ ایک انسان کا مل،ایک معتدل انسان اور ایک ایسے انسان ہیں جن میں انسانی اقدار پائی جاتی ہیں وہ بھی ایک دوسرے سے ہم آہنگ۔ہم نے انہیں کو اپنا ہادی و راہنما بنایا ہے ۔جب رات ہوتی ہے اور رات کا سناٹا ہوتا ہے تو دنیا کا کوئی عارف ان کی برابری نہیں کر سکتا۔

وہ روح عبادت جو انسان کو خدا کی کھینچتی ہے اور انسان اس کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے ان کے اندر مکمل طور سے پائی جاتی ہے۔

۸۔عبادت کیسی ہو تاکہ بارگاہ خداوندی میں قبول ہو؟

علی علیہ السلام عبادت کی حالت میں اس طرح سے کھو جاتے ہیں اور وہ عشق الہٰی اس طرح سے ان کے وجود میں شعلہ ور ہوتا ہے کہ گویا اس دنیا میں نہ ہوں ۔خود امام ایک گروہ کی اس طرح تعریف کرتے ہیں:" هجم بهم العلم علی حقیقۃ البصیرة و با شرو ا روح الیقین و استلانو ما استوعره المترفون و انسو بما استوحش من ہ الجاهلونو صبحو الدنیا بابدان اروحها معلقۃ با لمحل الاعلیٰ"وہ لوگوں کے ساتھ ہیں لیکن لوگوں کے ساتھ نہیں ہیں لوگوں کے ساتھ ہوتے ہوئے ان کی روح بلندترین مقامات سے وابستہ ہے۔

۹۔ایک انسان کامل کس انسان کو کہا جاتا ہے؟
مختلف اضداد کو اپنے وجود میں جمع کرنا یہ ایک ایسی صفت ہے جو ہم انسان کامل کے بارے میں استعمال کرتے ہیں یہ وہ صفت ہے جس کے ذریعہ ہزا سال پہلےعلی علیہ السلام کی شخصیت پہچانی جا چکی ہے۔

۱۰۔کیا ایک انسان کامل کے اندر تمام انسانی اقدار پائی جانی چاہئیں؟
انسان کامل وہ انسان ہے جو تمام انسانی کمالات میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہو ۔انساینت کے ہر میدان کا شہسوار ہو۔ایسا نہ ہو کہ ہم کسی ایک کمال کو لے لیں اور دوسرے کمالات اور اقدار کو چھوڑ دیں۔ہم تمام کمالات میں جامع نہیں ہو سکتے لیکن کسی حد تک تمام کمالات کو اپنے اندر جمع کر سکتے ہیں۔

۱۱کون سی چیز انسان کو حیوانات سے ممتاز بناتی ہے؟
اگر چہ انسان کی حقیقت اور اس کی ماہیت کے سلسلے میں کافی حد تک نظریاتی اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض ایسی چیزیں ہیں جو مادی نہیں ہیں یا جن کا تعلق مادیات سے نہیں ہے ۔جن کا نام معنویات رکھا جا سکتا ہے ۔یہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کو ایک شناخت عطا کرتی ہیں ۔انسان انہی چیزوں کی بنیاد پر انسان بنتا ہے یعنی اگر یہ

چیزیں انسان سے چھین لی جائیں تو اس میں اور حیوانات میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا۔

۱۲۔ ایک انسان یا ایک معاشرے میں کیا کیا انحرافات پیدا ہو سکتے ہیں؟

انسان یا معاشرہ جن انحرافات کا شکار ہوتا ہے وہ دو طرح کے ہیں : انحرافات کی ایک قسم یہ ہے کہ خلاف اقدار چیزیں اقدار کے مقابل آجائیں جیسے ظلم عدل کے مقابل، گھٹن اور بندشیں آزادی کے مقابل حماقت اور بیوقوفی علم و فہم اور حکمت کے مقابل لیکن انسانوں کے زیادہ تر انحرافات اس طرح کے نہیں ہیں جہاں خلاف اقدار چیزیں اقدار کے مد مقابل آجائیں کیونکہ خلاف اقدار چیزیں جہاں اقدار کے مقابلے میں آتی ہیں تو جلدی شکست کھاجاتی ہیں ۔

انسانوں کے اکثر انحرافات دریا کی موجوں کے اتار چڑھائو کی طرح ہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسانی اقدار میں سے کوئی ایک قدر کینسر کی طرح پھیلتی ہے اس طرح سے کہ دوسری اقدار کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے جیسے ہم نے عرض کیا کہ زہد و تقویٰ ایک انسانی قدر ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی ایک انسان یا ایک معاشرہ اس کی طرف اس قدر مائل ہوجاتا ہے کہ یہ اس کے لئے سب کچھ بن جاتی ہے۔[یہی سب سے بڑا انحراف ہے کہ انسان ایک قدر کی طرف اتنا زیادہ مائل ہو جائے کہ دوسری اقدار کو پس پشت ڈال دے۔مترجم]

۱۳۔یہ بتائیے کہ اولیائے خدا کسے اپنا سب سے اچھا مونس سمجھتے ہیں؟

آپ علی علیہ السلام کی تلاش میں جائیے ایک وقت میں جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو چکے ہیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ پھر وہ ہیں اور ان کا خدا ،وہ ہیں اور ان کی تنہائی،وہ ہیں ان کے عاشقانہ اور عابدانہ راز ونیاز۔امام علی علیہ السلام کی نہج البلاغہ میں ملتا ہے:"اللھم انک انس الانسین لاولیائک"خدایا تو اپنے اولیا کے لئے ہر مونس سے بہتر مونس ہے یعنی میں جس طرح تجہ سے مانوس ہوں اس طرح کسی بھی کسی مونس سے مانوس نہیں ہوتا۔

۱٤۔ دنیا و آخرت (جنت و جہنم)سے اوپر اٹھ کر کیسے سوچا جا سکتا ہے؟

دعائے کمیل مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی دعا ہے شب جمعہ پڑھا کریں۔یہ دعا معانی و مفاہیم کے اعتبار سے عرفان کی بلندیوں پر ہے یعنی اگر آپ شروع سے آخر تک اس دعا کو پڑھیں گے تو آپ کو نہ دنیا نظر آئے گی اور نہ آخرت(جنت و جہنم)پھر کیا نظر آئے گا ۔دنیا اور آخرت سے ماوراء ایک عالم جہاں صر ف خدا اور ایک مخلص اور خدا کی ذات کے شیدائی بندے کا اپنے پروردگار اور اپنے معبودکے ساتہ رابطہ ہے۔

۱۵۔مختصر طور پر نماز کی اہمیت کو بیان کیجئے۔
جب امام صادق علیہ السلام کا آخری وقت تھا انہوں نے اپنے تمام رشتہ داروں اور اہل وعیال کو اپنے پاس بلایا پھر آخری بار اپنی آنکھیں کھولیں ایک بات کہی اور چل بسے۔وہ جملہ یہ تھا:"لن تنال شفاعتنا مستخفا بالصلاۃ"جو نماز کو اہمیت نہ دے اسے ہماری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

۱۶۔یہ بتائیے کہ نفس کو کن حالات میں کچلا جا سکتا ہے؟
جب نفس حیوان کی شکل اختیار کرلیتا ہے یا جب وہ حرص میں تبدیل ہوجاتا ہے یا جب یہ میلانات سوئے ہوئے کتوں کی صورت انسان کے وجدان مین چھپ جاتے ہیں اور جب انسان کا نفس اس اژدھے کی شکل اختیار کرلیتا ہے جسے ختم کردیا جانا چاہئیے اور نفس کے ساتھ جہاد کرنا چاہئیے یا مختصر طور پر یہ کہا جائے کہ جب نفس ،قرآنی تعبیر کے مطابقنفس امارۃ بالسوء(برائیوں کی طرف لے جانے والا)بن جائے تو اس وقت اس سے لڑنا چاہئیے اور اس کا سر کچلنا چاہئیے۔

۱۷۔اسلام نفس کے ساتھ جہاد کے سلسلے میں کیا کہتا ہے؟
اسلام نفس کے ساتھ جہاد کی مکمل تائید کرتا ہے بلکہ جہاد با نفس کی تعبیر ایک اسلامی تعبیر ہے۔جہاد با نفس کی ایک مثال وہ تاریخی واقعہ ہے کہ جب کچھ اصحاب ایک جنگ

سے پلٹنے کے بعد ایک ساتھ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ یہاں غور کریں اور دیکھیں کہ پیغمبر اسلام کتنے وقت شناس ہیں اور جانتے ہیں کہ کون سی بات کہاں کہی جائے۔کچھ سپاہی جو غازی بن کر میدان جنگ سے لوٹے ہیں۔اب پیغمبر کو ان کی تشویق کرنا ہے لیکن ساتھ ہی وہ انہیں ایک بہت بڑا درس بھی دینا چاہتے ہیں فرماتے ہیں(مرحبا بقوم قضو االجهاد الاصغر و بقی علیهم جهاد الاکبر)شاباش ہے ان لوگوں کے لئے جو جہاد اصغر کر کے لوٹے ہیں اور اب انہیں جہاد اکبر کرنا ہے۔ صحابہ نےعرض کی اے خدا کے رسول یہ جہاد اکبر کیا ہے؟فرمایا نفس کے ساتھ جہاد۔نفس امارہ کے ساتھ جہاد میدان جنگ میں جہاد سے زیادہ عظیم اور سخت ہے۔

۱۸۔کیا نفس کے ساتھ جہادکے لئے ہم اپنے جسم کو سختیوں میں ڈال کر مختلف طرح کی ریاضتیں کر سکتے ہیں؟

خود غرضی اور نفس پرستی کے ساتھ جہاد اور مقابلہ میں ہم کبھی اتنا آگے نکل جاتےہیں جہاں اسلام کی اجازت نہیں ہوتی۔البتہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے ۔بہت سی بزرگ ہستیوں سے بھی یہ غلطی ہو جایا کرتی تھی ۔ان مراحل میں سے ایک مرحلہ مشقت بھری ریاضتیں ہیں ۔ اسلام یہاں پر آکر روکتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے جسم کو سختیوں میں نہ دالو اس کا بھی تم پر ایک حق ہے۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کے کچھ اصحابی اس طرح کی پر

مشقت وادیوں میں داخل ہونا چاہتے تھے پیغمبر نے انہیں سختی سے منع کیا ۔بہر حال دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض افراد ایسے مشقت بھرے کام اور ریاضتیں کرتے ہیں جن کی اسلام نے اجازت نہیں دی ہے۔

۱۹۔نفس سے مقابلہ کا طریقہ کیا ہے؟

نفس کے ساتھ جہاد اور مقابلہ دو طرح سے کیا جاتا ہے۔کبھی ریاضت کی شکل میں یعنی لوگ اپنے جسم پر سختی کرتے ہیں اور مشقت بھرے کام انجام دیتے ہیں۔بہت کم کھانا کھاتے ہیں ۔بہت کم سوتے ہیں ۔اور انسان کا جسم کچھ اس طرح کا ہے کہ اسے جس چیز کا عادی بنایا جائے یہ آسانی سے اس چیز کا عادی بن جاتا ہے۔ممکن ہے کوئی بہت زیادہ ریاضت کے ذریعہ اس مرحلہ تک پہنچ جائے کہ صرف بادام کے چند دانوں پر چوبیس گھنٹے بسر کر لے اور دن رات میں صرف پندرہ منٹ کے لئے سوئے یعنی جسم کو اتنی تکلیف دے کہ وہ ان چیزوں کا عادی ہوجائے ۔اکثر ہندوستانی ریاضت کش افراد کا یہی معمول ہے البتہ مسلمانوں میں یہ چیز بہت کم پائی جاتی ہے کیونکہ اسلام اجازت نہیں دیتا کہ یہ طریقہ کار لوگوں میں رائج ہوجائے۔

یہ تھی جہاد با نفس کی ایک قسم ۔نفس سے جہاد کی دوسری قسم یہ ہے کہ انسان جسم کے ساتھ نہیں بلکہ خود نفس کے ساتھ جہاد کرے یعنی نفس کی مخالفت وہ بھی مکمل طور پر صحیح نہیں ہے بلکہ ایک حد تک صحیح ہے۔

۲۰۔کیا عبادت و پرستش انسان کا حقیقی احساس اور اس کی سرشت میں ہے؟

ایک نہایت اہم چیزجو انسان کی خصوصیات میں شمار کی جاتی ہے (بعض ماہرین نفسیات بھی اس کے قائل ہیں)عبادت اور پرستش ہے۔اس کے سلسلے میں علما و دانشوروں کے درمیان ایک بحث ہے کہ کیا عبادت و پرستش انسان کا ایک حقیقی احساس اور اس کی سرشت میں شامل ہے یا یہ کہ انسان کے اندر اس طرح کا کوئی احساس پایا ہی نہیں جاتا بلکہ یہ دوسرے علل و اسباب کا نتیجہ ہے۔مختصر طور پر ہم اتنا جانتے ہیں کہ بہت سے محققین اور دانشور عبادت و پرستش کو انسان کے اندر کا ایک حقیقی احساس اور اس کی سرشت کا ایک حصہ مانتے ہیں۔

۲۱۔انسان کے اندر جو احساسات پائے جاتے ہیں کیا وہ سب کے سب حیوان میں بھی پائے جاتے ہیں؟

انسان انسان ہونے کے لحاظ سے (یعنی حیوانیت سے ہٹ کر)بعض چیزوں میں حیوان سے بالکل مختلف ہے اور اس کے اندر بعض ایسے خاص غرائض پائے جاتے ہیں جو حیوان کے اندر نہیں پائے جاتے۔اسی لئے انسانی غرائض کو چند جہات میں تقسیم کیا جاتا ہے جیسے حقیقت کی تلاش اور حصول علم ایک انسانی خاصہ ہے یعنی علم انسانی زندگی کے لئے مفید ہونے کے ساتہ خود ذاتی طور پر انسان کا مطلوب ومقصود ہے کیونکہ یہ انسان کے لئے حقیقت کا انکشاف کرتا ہے۔انسان حقیقت کو خود حقیقت کے لئے چاہتا

ہے میرے خیال سے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس میں شک و تردید کی جائے ۔

۲۲۔رسول اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ عبادت کی معنوی اہمیت کے لئے کیا فرماتے ہیں؟

عبادت کی معنوی اہمیت کے لئے پیغمبر اکرم کے فرامین میں سے ایک یہ ہے : "افضل الناس من عشق العبادۃ و عانقها و باشرها بجسده و تفرغ لها" لوگوں میں بہترین وہ ہے جو عبادت و پرستش سے عشق رکھتا ہو۔آپ نے اسی طرح فرمایا:"طوبیٰ لمن عشق العبادۃ"خوش بخت ہے وہ انسان جو عبادت کا عاشق ہو اور عبادت اس کی معشوق بن جائے۔(و احبها بقلبہ)اور دل کی گہرائیوں سے عبادت سے عشق کرتا ہو "و با شرها بجسدها"ور اسے اپنے جسم کے ساتہ لگا لے یعنی عبادت صرف قلبی ذکر کا نام نہیں ہے بلکہ اعضاء وجوارح بھی عالم عبادت میں ہوں۔

۲۳۔دنیا کی مشکلات کس طرح ہمارے لئے آسانیوں میں تبدیل ہو سکتی ہیں؟

قابل مبارک باد ہے وہ شخص جو عبادت کی حالت میں دنیا و ما فیہا کے ہم و غم سے بالکل فارغ البال ہو اور اس کے وجود پر خلوت کی کیفیت طاری ہوحقیقی خلوت کی کیفیت۔ اسی حدیث کے بعد کا ٹکڑا ہے"فهو لا یبالی ما اصبح من الدنیا علی عُسر ام علی یُسر"عبادت کی حالت میں وہ ایسا ہوتا

ہے کہ دنیا کی پریشانیوں اور آسانیوں سے بالکل بے پرواہ ہوتا ہے۔جب انسان اس مرحلے پر پہنچ جاتا ہے تو دنیا کی سختیاں اور آسانیاں سب برابر ہوجاتی ہیں۔یعنی اگر کوئی اس مقام و مرتبہ تک پہنچ جائے تو دنیا کے رنج وغم اس کے لئے معنی و مفہوم نہیں رکھتے ۔جیسے اسے سخت سے سخت سزائیں ہی کیوں نہ دیں اور چاہیں اس کی پوجا کرنے لگیں اس کے لئے کوئی چیز معنی نہیں رکھتی۔

۲۴۔ اسلام عبادت و پرستش کی جس روح کی بات کرتا ہے اسے کیسے سمجھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے؟

مفاتیح الجنان میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک دعا "مناجات شعبانیہ "ہے اور جس روایت میں اس دعا کو نقل کیا گیا ہے اس میں آیا ہے کہ امیر المومنین اور ان کی اولاد یعنی ائمہ معصومین اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔یہ ایک ایسی دعا ہے جسے ائمہ کی سطح کی دعا کہا جا سکتا ہے یعنی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے۔انسان جب اس دعا کو پڑھتا ہے تو سمجھ میں آتا ہے کہ اسلام عبادت کی جس روح کی بات کرتا ہے وہ کیا ہے؟وہاں انسان دیکھتا ہے کہ عرفان،خدا سے عشق و محبت اور غیر خدا سے دوری مختصر یہ کہ معنویت کے علاوہ کوئی دوسری چیز نظر نہیں آتی یہاں تک کہ اس میں وہ تعبیرات استعمال کی گئی ہیں جو ہمارے تصور سے باہر ہیں۔

۲۵۔یہ بتائیے کہ لوگ کتنی قسم کے ہیں اور خدا کس طرح لوگوں کےدلوں کو معنویت عطا کرتا ہے؟

لوگ تین قسم کے ہیں علمائے ربانی،طلاب علم اور عام افراد ۔پھر امام یہ فرماتے ہیں کہ میں بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں لیکن مجھے کوئی ایسا انسان نظر نہیں آتا جس سے وہ سب کچھ کہہ سکوں ۔پھر افراد کو تقسیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" بعض لوگ کافی سمجھدار ہوتے ہیں۔سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا انہی افراد کو دنیوی مقاصد تک پہنچنے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔بعض دوسرے نیک لوگ ہیں لیکن نا سمجھ ہیں ان سے کچھ کہنا بیکار ہے اب کس سے کہا جائے اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ میں جو بھی جانتا ہوں اسے اپنے ساتھ قبر میں لے جائوں ۔لیکن پھر مایوسی کی ان کیفیات میں امید کا ایک چراغ جلاتے ہوئے فرماتے ہیں "اللھم بلیٰ لا تخلو الارض من قائم للہ حجۃ اما ظاھراً مشہورا او خائفاًمغموراً و یزرعوھا فی قلوب اشباھھم "یعنی ہمیشہ ایسے افراد رہے ہیں اور رہیں گے خدا جن کے ذریعہ اپنی معنویتوں اور حجتوں کو لوگوں کے دلوں کو عطا کرتا ہے ۔

۲٦۔کون سی عبادت عظمت اور اہمیت کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی عبادت ہوتی ہے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنت کی لالچ اور جہنم کے خوف سے کی جانے والی عبادت اس درجے کی عبادت نہیں ہوتی جسے ہم نے بیان کیا البتہ ایسا بھی نہیں ہے کہ اس

عبادت کی کوئی اہمیت نہیں ہے ہیں ۔بہت سے افرادجن کے لئے یہ اعلیٰ درجہ کی عبادت شمار ہوتی ہے ۔کیونکہ ایک وقت انسان کوئی کام صرف کسی لالچ میں انجام دیتا ہے لیکن ایک وقت خدا کو ذریعہ بنا کر اس تک پہنچنا چاہتا ہے جیسے ایک انسان صرف پیسے کی خاطر کوئی کام کرتا ہے تو ظاہر ہے یہ مال پرستی ہے لیکن ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ پیسہ تو چاہتا ہے لیکن خدا سے طلب کرتا ہے ۔خدا کی بارگاہ میں جاتا ہے اور اس سے مانگتا ہے۔

۲۷۔کیا بارگاہ الٰہی میں صرف وہی عبادتیں قابل قبول ہیں جو ائمہ معصومین کی عبادتوں کی طرح اعلیٰ درجہ کی عبادتیں ہیں؟

ایسا بھی نہیں ہے کہ وہ عبادتیں جو عام لوگ انجام دیتے ہیں ان کا بالکل انکار کیا جائے کیونکہ سب لوگ ایک درجہ کے نہیں ہیں ۔اگر ہم اکثر لوگوں کی تربیت کرنا چاہیں اس طرح سے کہ ان کی دنیوی زندگی بھی برقرار رہے اور وہ خدا سے بھی قریب ہوں توہمیں یہی طریقہ اپناناہوگا ۔یا کم از کم شروع میں یہی طریقہ اپنائیں اور پھر آہستہ آہستہ ان کو اعلیٰ درجات کی طرف لے جائیں شاید یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے مادی امور کو کافی اہمیت دی ہے۔

۲۸۔ کیا انسان اور اس کی اولاد کی تربیت میں عبادت کا کوئی رول ہے؟

اگر انسان اپنی یا اپنی اولاد کی اسلامی تربیت کرنا چاہتا ہے یا بعض افراد کی تربیت کرنا چاہتا ہے تو اسے عبادت اور دعا وغیرہ کے مسائل کی طرف خاص توجہ اور اہمیت دینا ہوگی۔ تربیت اور پرورش خود ایک حقیقی احساس ہے لیکن اس قطع نظر عبادت انسان کی زندگی کے تمام پہلووں میں ایک خاص اثر رکھتی ہے۔

۲۹۔ کیا اسلام کی نظر میں درویشوں کے طور طریقے کے مطابق عبادت کرنا صحیح ہے؟

قرآن مجید فرماتا ہے:"الصابرین وا لصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار"آپ دیکھیں قرآن ان آیات کریمہ میں کس طرح عبادت کے تمام پہلووں کو بیان کررہاہے؟ افراط کے شکار کسی درویش کی طرح صرف استغفار اور مناجات کی بات نہیں کرتا بلکہ اہل عبادت کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے (الصابرین)وہ صبر کرنے والے ہیں اور جہاں بھی قرآن مجید نے صابرین کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے مراد معصیت کے موقع پر صبر ہے (والصادقین)ان کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ سچے ہوتے ہیں یعنی جو حق بات اور راہ حق سے ایک لمحہ کے لئے بھی منحرف نہیں ہوتے۔(والقانتین)یعنی اپنے رب کے حضور پورے خضوع و خشوع کے ساتھ قنوت میں ہیں خاضع ہیں صرف ظاہری خضوع نہیں کرتے بلکہ ان کے

دل خاضع ہوتے ہیں۔(والمنفقین)ان کے پاس جو ہوتا ہے اسے اپنے سے مخصوص نہیں سمجھتے بلکہ اس میں سے دوسروں کو بھی دیتے ہیں (والمستغفرین بالاسحار) اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو وقت سحر خدا کی بارگاہ میں استغفار کرتے ہیں۔

۳۰۔ہمارے یہاں عبادت کتنی قسم کی ہے؟

ہمارے یہاں تین قسم کی عبادت ہے۔ ایک جسمانی عبادت جیسے نماز پڑھنا ،روزہ رکھنا ۔دوسری مالی عبادت جیسے زکات ادا کرنا ،خمس نکالنااور اس کے علاوہ دوسرے صدقات وغیرہ ۔تیسری فکری عبادت (جس کا تعلق روح سے ہوتا ہے)یعنی غور و فکر اور یہ عبادت سب افضل اور بہتر ہے۔

۳۱۔اسلام غو ر فکر کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

روایت میں آیا ہے(تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ سنۃ ۔یا ستین سنۃ،یا سبعین سنۃ)ایک گھنٹے غور و فکر ایک سال کی یا ساٹھ سال کی یا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ غور و فکر کرنے کی اہمیت دوسری عبادتوں سے کہیں زیادہ ہے۔البتہ یہاں کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اگر کسی نےمثلا ایک گھنٹہ غور و فکر کیا تو وہ دوسری عبادتوں کی جگہ لے لے گی لہٰذا جسمانی عبادت کی کوئی ضرورت نہیں ہے ایسا نہیں ہےبلکہ ان میں سے ہرعبادت

اپنی جگہ پر لازم و ضروری ہے یہاں تفکر کو اہمیت دینے کا مقصد اس کی ضرورت کو بیان کرنا ہے۔

۳۲۔ایک نیک اور نفع بخش کام میں کیا فرق ہے؟

نیک اور نفع بخش کام میں فرق ہے۔نیک کام وہ ہے جس کے اندر خود کمال پایا جاتا ہو یعنی جو انسان کو خود اپنے لئے اپنی طرف کھینچے نہ کہ کسی دوسری چیز کی وجہ سے انسان اس کی طرف آئےلیکن نفع بخش وہ کام ہے جو اپنے اثر کی وجہ سے اچھا ہو یعنی جو ایک نیکی کا مقدمہ ہوتا ہے نہ یہ کہ خود وہ کام نیک ہو۔

۳۳۔ لوگوں کو ایمان کی دعوت دینے میں اسلام کا مقصد کیا ہے؟

اسلام کی شناخت میں یہ بات یقینی طور پر ایک مکتب اور ایک آئیڈیالوجی کی شکل میں ثابت ہونی چاہئیے کہ کیا اسلام کی نظر میں خود ایمان مقصود ہے،خود ایمان ہدف ہے اور کیا خود وہی خیر ہے ؟ یعنی اسلام ایمان کی دعوت اس لئے دے رہا ہے چونکہ خود ایمان اس کے آثار و فوائد سے قطع نظر،اسلام کا مقصد خیر محض ہے چاہے اس کا کوئی اثر اور فائدہ نہ ہو یا یہ کہ خیر اور ہدف کچھ اور ہے اور ایمان اس خیر تک پہنچنے کا مقدمہ ہے لہٰذا اسلام ایمان کی دعوت دے رہا ہے۔جیسا کہ معمول یہی ہے کہ جب ہم ایمان کے

بارے میں بحث کرتے ہیں تو اس کے فوائد اور آثار کے سلسلے میں بھی گفتگو کرتے ہیں،

٣٤. کیا انسانی کمال کو آسانی سے پرکھا جا سکتا ہے؟

انسان کے کمال کی شناخت دوسری چیزوں کے کمال کی شناخت سے نہایت دشوارہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جو چیزیں انسان کے لئے نامعلوم ہیں ان میں سے ایک چیز یہی ہےکہ انسان کے کمال کا معیار کیا ہے؟ہم دنیا میں ہر چیز کے کمال کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں لیکن ایک انسان کےکمال کی شناخت اور اس کی تعریف بہت مشکل کام ہےلہٰذا انسان کامل کے سلسلے میں جو مختلف نظریات بیان کئے گئے ہیں ان کی توضیح و تشریح کی ضرورت ہےتاکہ صحیح نظریہ کا اندازہ ہو سکے اور اگر ہم اپنی کاوش اور اجتہاد سے صحیح نظریہ تک نہ پہنچ سکیں تو کم ازکم یہ دیکھیں کہ ان میں سے کون سا نظریہ کس حد قرآن مجید سےمطابقت رکھتا ہے۔

٣٥.کیا قرآن مجید میں عبادت اور پرستش کیا ذکر ہوا ہے؟

اسلام میں ایک اہم چیز خدا کی عبادت اور اس کی پرستش ہےاور قرآن مجید میں اس کاذکر خاص طور پرہوا ہے"و ما خلقت الجن والانس لا لیعبدون"اس آیت میں عبادت کو ایک مقصد کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کوئی اس بات کا معتقد نہ ہو کہ انسان عبادت کے لئے خلق کیا گیا ہے

اور اس کا کمال عبادت میں نہاں ہے لیکن قرآن مجید نے بہرحال اسے بیان کیا ہے لہٰذا ایسے افراد کو اس کے بارے میں غور کرنا چاہیے۔

۳۷۔کیا عبادتوں میں آپس میں کوئی فرق پایا جاتا ہے؟

عبادت کے کئی مراتب ہیں ۔کبھی انسان آخرت کی حیوانی خواہشات کی بنیاد پر عبادت کرتاہے بہرحال یہ عبادت بھی عبادت نہ کرنے اور مادیات میں غرق ہو جانے کی بنسبت مسلم طور پر ایک کمال ہے چونکہ اس عبادت میں بھی بہرحال انسان خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور وہ بھی ایک باقی شے کے لئے اور یہ نفس اور خواہشات کی پرستش کے مقابل ایک کمال ہے البتہ اس عبادت اور اس عبادت کے درمیان زمین آسمان کا فرق ہے جو اپنے عروج اور حقیقی کمال پر ہو۔

۳۸۔ کیا عبادت کا مقصود اس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے یا دوسرے مراتب مد نظر ہیں؟

یہ بات بالکل واضح ہے عبادت کا مقصود اس کا سب سے کم مرتبہ نہیں ہے بلکہ اس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے البتہ اگر کوئی اس اعلیٰ مرتبہ تک نہ پہنچ سکے اس کےلئے اسکے بعد کے مراتب یہاں تک سب سے کم مرتبہ بھی، بالکل نہ ہونے سے بہتر ہے۔ ابن عباس کی تفسیر میں آیا ہے:" لیعبدون " یعنی " لیعرفون"(لیعبدون یعنی مجھے پہچانو)اس حساب سے ہم نے عبادت کے جو معنی کئے ہیں یہ دونوں

[عبادت و معرفت]ایک ہی ہیں کیونکہ عرفان، یہاں حق کی مکمل معرفت ہے اور وہ عبادت اس مرحلے کی عبادت اسی وقت ہو سکتی ہے جب اس عرفان کے ساتھ ہو ۔

۳۹۔اعتباری مفاہیم سے مانوس ہونا کس غلطی اور خطا کا سبب بنتا ہے؟

اعتباری اور اجتماعی مفاہیم جو انسانوں کی اجتماعی زندگی میں استعمال ہوتے ہیں ان سے مانوس ہونا عام طور سے ایک غلطی اور خطا کا سبب بنتا ہے اور وہ غلطی یہ ہوتی ہے کہ وہ مفاہیم جو اسلامی تعلیمات میں آئے ہیں اپنے حقیقی معنی کھو بیٹھتے ہیں اور ان کی جگہ اعتباری مفہوم و معنی رائج ہو جاتے ہیں

۴۰۔کیا خدا کے لئے دور یا قریب ہونا کوئی معنی رکھتا ہے؟

خدا کے یہاں دوری اور نزدیکی نہیں پائی جاتی۔خدا سے قربت بالکل ایسی ہی ہے جیسے آپ ایک کسی بڑی سماجی شخصیت سے قریب ہوں یعنی خدا اپنے بندے سے اپنی رضامندی چاہتا ہے اور نتجۃً اس کا لطف و کرم اس کے شامل حال ہوتا ہے بلکہ پہلے سے زیادہ ہوجاتا ہے۔

۴۱.خدا وند متعال کی رحمت و عنایت کیسے حاصل ہوتی ہے؟

خدا وند عالم ایسا نہیں ہے کہ پہلے کسی سے ناراض ہو بعد میں راضی ہوجائے یا پہلے کسی سے راضی ہو اور بعد میں ناراض ہوجائے خدا کے سلسلے میں راضی ہونے یا ناراض ہونے کی تعبیر مجازاً استعمال کی جاتی ہے بلکہ اصل چیز جو خدا کے سلسلے میں کہنا چاہئیے وہ اس کی طرف سے رحمت و عنایت ہے جو صرف اس کی اطاعت و بندگی کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔

۴۲. خدا سے قربت کا کیا مطلب ہے اور کیا انسان فرشتوں کے مرتبہ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے؟

خدا سے قربت یعنی کائنات ہستی کے مراحل اور مراتب کو طے کرنا اور اس لامحدود ذات سے قریب ہونا لہٰذا انسان یقینی طور پر خدا کی اطاعت و بندگی کے نتیجے میں فرشتوں کے مرتبہ تک پہنچتا ہے بلکہ اس سے بھی آگے جاتا ہے اور کم از اس کائنات ہستی کے کمالات میں سے فرشتوں کے کمالات تو حاصل کرلیتا ہے ۔ قرآن مجید انسا نی کمال کے سلسلے میں فرماتا ہے:"ہم نے فرشتو ں کو حکم دیا کہ آدم کے حضور سجدہ ریز ہوں فورا تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو اس بات کے لئے تیار نہیں ہوا لہٰذا کہنا چاہئیے کہ انسان کے مقام و مرتبہ کا منکر وہی ہے جو ابلیس ہے۔

۴۳. کیا یہ صحیح ہے کہ نماز دوسرے اعمال کی قبولیت کی شرط ہے؟

نماز کے سلسلے میں روایات میں وارد ہوا ہے:"ان قبلت قبل ما سواھا " یعنی تمام اعما ل کی قبولیت کا معیار نماز ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان دوسرے نیک اعمال انجام دے لیکن نماز نہ پڑھے یا نماز پڑھے لیکن صحیح نماز نہ پڑھے یا ایسی نماز پڑھے جو نا قابل قبول ہوتو اس کے دوسرے اعمال بھی قبول نہیں کئے جائیں گے لہٰذا دوسرے تمام نیک اعمال کے قبول ہونے کی شر ط نماز کا قبول ہونا ہے۔

۴۴."نماز دین کا ستون ہے" کیا یہ جملہ اسلامی تعلیمات سے مطابقت رکھتا ہے؟

بعض لوگ کہتے ہیں یہ جملہ کہ "نماز دین کا ستون ہے" اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتا کیونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو سب سے زیادہ اجتماعی مسائل کو اہمیت دیتا ہے اسلام [ان اللہ یامر بالعدل والاحسان]کا دین ہے یعنی لوگوں کو عدالت اور نیکی کا حکم دیتا ہے ۔اسلا م[لقد ارسلنا رسلنابالبینات و انزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط]کا دین ہے ۔اسلام نیکیوں کی تلقین کرنے اور برائیوں سے روکنے کا دین ہے[کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر]اسلام کام اور کوشش کا دین ہے۔اسلام ایسا دین ہے جو ان اجتماعی مسائل کو اتنی زیادہ اہمیت دیتا ہے پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ عبادت کو اتنی

زیادہ اہمیت دے لہٰذا اسلام عبادی مسائل کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتا ۔ لیکن ایسے افراد کو معلوم ہونا چاہئیے کہ یہ ایک گمراہ کن اور نہایت خطرناک سوچ ہے ۔اسلام کو ویسا ہی جانا اور پہچانا جائے جیسا وہ ہے۔

٤٥۔ہم کس طرح خدا وند متعال سے رابطہ برقرار کر سکتے ہیں؟

ایک مسلمان اور اس کے خدا کے درمیان دائمی اور کبھی نہ ختم ہونے والا رابطہ ہونا چاہئے اسی طرح اس کے اور معاشرے کے درمیان بھی ایک اٹوٹ تعلق ہونا چاہئے۔ بغیر خدا کے،بغیر عبادت کے،بغیر ذکر خدا کے،بغیر یاد خدا کے،خدا سے مناجات کے بغیر،بغیر حضور قلب کے،بغیر نماز کے،بغیر روزہ کے ایک اسلامی معاشرے کی بنیاد نہیں ڈالی جاسکتی بلکہ ان چیزوں کے بغیر خود انسان بھی سالم نہیں رہتا۔اسی طرح ایک سالم معاشرے کے بغیر،ایک سالم ماحول کے بغیر،امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بغیر،مسلمانوں کے حالات کی خبر لئے بغیر اور مسلمانوں کے ساتھ محبت و رحمت کے بغیر انسان ایک صحیح عابد نہیں بن سکتا۔

٤٦۔ حضرت علی علیہ السلام کی عبادت ہمارے لئے بیا ن کیجئے۔

راوی کہتاہے: ایک رات میں نے علی علیہ السلام کو محراب عبادت میں دیکھا"[یتململ تململ السلیم و یبکیٰ بکاء الحزین"محراب عبادت خوف خدا سے اس طرح کانپ رہے تھے جیسے سانپ کا کاٹا ہوا تھرتھراتا ہے اور اس طرح گریہ و زاری کر رہے تھے جیسے آلام و مصائب میں گرفتار ایک انسان روتا ہے ۔مسلسل یہی کہے جارہے تھے کہ "جہنم کی آگ سے خدا کی پناہ"

٤٧۔کیا یہ صحیح ہے کہ ایک انسان جو کام کرنے کی طاقت وصلاحیت رکھتا ہے وہ بھیک مانگنے لگے؟

یہ بات میں نے پہلی بار مرحوم آیۃ اللہ بروجردی سے سنی کہ ایک دن ایک فقیر اور بھکاری آدمی ان کے پاس آیا اور گڑگڑاتے ہوئے ان سے مدد مانگنے لگا۔آپ نے جب اس کے جسم اور چہرے پر نگاہ ڈالی تو دیکھا ایک تندرست اور صحت مند انسان ہے اور اس میں اتنی طاقت و صلاحیت ہے کہ خود سے کام کرکے کمائے لیکن اس نے بھیک مانگنےکو اپنا پیشہ بنا لیا ہے ۔آپ نے اسے کام کاج کرنے کی نصیحت کی اور واپس کردیا۔

٤٨۔ کام اور محنت کے سلسلے میں حضرت علی علیہ السلام کا نقطہ نگاہ بیان فرمائیے۔

امیر المومنین لوگوں سے فرمایاکرتے تھے:" اغدو الی عزمکم" صبح سویرے اپنی عزت و شرف کی تلاش میں نکلا کرو یعنی اپنے کام کاج اور روزی کی تلاش میں نکلو۔اگر انسان اپنی کمائی کماتا ہو اور اپنا رزق خود حاصل کرتا ہو تو وہ صاحب عزت ہے۔جب وہ مسند قضاوت پر بیٹھتا ہے تو ایک ایسا قاضی ہے جو عدل و انصاف سے بال برابر بھی منحرف نہیں ہوتا ۔میدان جنگ میں جاتا ہے تو ایک بہادر سپاہی اور شجاع کمانڈر ہے۔طراز اول کا ایک کمانڈر جو خود کہتا تھا کہ میں نے جوانی کے ابتدائی ایام ہی سے جنگوں میں شرکت کی ہے اور اس راہ میں تجربہ حاصل کیا ہے ۔ منبر خطابت بیٹھتا ہے تو پہلے درجہ کا خطیب ہے۔ مسند درس و تدریس پر براجمان ہوتا ہے تو اپنے زمانے کا سب سے اچھا استاد اور معلم ہے نلکہ یہ تمام فضائل میں ایسا ہی ہے بے مثل اور لاثانی مختصر طور پر کہا جائے تو یہ اسلام کا ایک مکمل نمونہ ہے۔

٤٩۔کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ بعض چیزوں کو مانا اور بعض چیزوں کو نہ مانا جائے؟

اسلام "نومن ببعض و نکفر ببعض"یعنی بعض چیزوں پہ ایمان اور بعض کے کفر" کا قائل نہیں ہے ۔ اسلام میں اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ کوئی کہے میں بعض چیزوں کو مانتا ہو ں‌اور بعض چیزوں کو نہیں مانتا۔ عالم اسلام میں

جو انحرافات وجود میں آئے وہ اسی بنیاد پر تھے اور آج بھی جو انحرافات پیدا ہورہے ہیں اس کی بنیاد بھی یہی ہے کہ ہم بعض چیزوں سے چپک جاتے ہیں اور بعض چیزوں کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب کچھ برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ بعض زاہد مسلک افراد کی یہی غلط روش رہی ہے۔

۵۰۔لا ابالی مسلمان کے سلسلے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

قرآن مجید نے ایک مسلمان کی سب سے پہلی اور اہم خصوصیت یہ بتائی ہے کہ وہ دشمن کے مقابل ثابت قدم مستحکم اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔اسلام کاہل،سست اور لاابالی مسلمان نہیں چاہتا "ولا تھنواولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین " اسلام میں سستی اور کاہلی کا وجود نہیں ہے۔

۵۱۔ کیا ایمان اور اسلام کی ضرورت آج بھی ہے یا نہیں؟

ایک صحیح ایمان آج کے انسان کی واضح ترین ضرورت ہے ، انیسویں صدی نے یہ خیال کر کے غلطی کی کہ سائنس ، عقل ، صنعت ، فن اور ٹیکنالوجی دین و ایمان کی جگہ لے سکتے ہیں ۔ اس نے یہ تصور کر کے غلطی کی تھی کہ انسانی ذہن کے بنائے ہو ئے نظریاتی نظام انسان کی ہدایت و رہنمائی کرسکتے ہیں ۔ آج یہ غلطی مکمل طور پر سامنے آچکی ہے ۔

یورپی دنیا اور امریکہ میں روحانی ایمان ، انبیا کے پیش کئے گئے ایمان کی ضرورت کا جو احساس پیدا ہو چکا ہے ہم اس کے بارے میں گفتگو نہیں کرتے ۔ آپ کو فقط کتاب " محمد خاتم پیامبران " کے پہلے مقالے کی طرف متوجہ کرتے ہیں ۔ یہ کتاب حسینیہ ارشاد کی جانب سے شائع کردہ پہلی کتاب ہے ۔ آپ دیکھیں گے کہ آج کی دنیا میں دین کی کیا صورتحال ہے ۔ یورپی دنیا میں اس پیاس اور تشنگی کا کیا عالم ہے ۔ ضروری نہیں کہ ہم خود وہاں جاکر دیکھیں ۔ دنیا خود ہمارے سامنے ہے ۔

۵۲۔کیا عبادت اور دعا ایک ہی چیز ہے یا ان میں کوئی فرق ہے؟

کہا جا سکتا ہے کہ دعا اور عبادت دونوں ایک ہی چیز ہیں کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت کو دعا بھی کہا جاتا ہے۔لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عمل صرف دعا ہوتا ہے یعنی وہ ایک ایسی عبادت ہوتی ہے جس میں دعا کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور کبھی ایک ایسی عبادت بھی ہوتی ہے جس میں دعا بھی ہوتی ہے اور دعا کے علاوہ دوسری چیزیں بھی جیسے نماز کہ اس میں دعا بھی ہے یا روزہ کہ جس میں دعا کا کوئی وجود نہیں ہے "سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجود"وہ اتنی عبادت کرتے ہیں کہ عبادت ،تقویٰ اور خدا

پرستی کے آثار ان کے چہروں سے نمایاں ہوتے ہیں یعنی جو انہیں دیکھتا ہے خدا کی معرفت اور ذکر الہٰی کے آثار کا مشاہدہ کرتا ہے اور انہیں دیکھ کر خدا کی یاد آتی ہے۔

۵۳۔انسا ن کو کن افراد کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چاہئے؟

حدیث میں وارد ہوا ہے اور شاید یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ سے ہے کہ جناب عیسیٰ کے حواریوں نے ان سے پوچھا:" یا روح اللہ من نجالس"ہم کس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھیں ؟آپ نے جواب میں فرمایا:" من یذکر کم اللہ رویتہ و یزید فی علمکم منطقہ ویرغب فی خیرکم عملہ"اس شخص کے ساتھ دوستی اور اٹھنا بیٹھنا رکھو جسے دیکھ کر تمہیں خدا کی یاد آجائے۔جس کے چہرے میں تمہیں خدا پرستی اور اس سے خوف کے آثار نظر آئیں۔اور وہ شخص جس کی باتوں سے تمہیں کوئی فائدہ ہو اور تمہارے علم میں اضافہ ہو۔اور جب تم اس کے عمل کو دیکھو تو تمہارے اندر بھی نیک کام کے سلسلے میں رغبت پیدا ہو۔ اس طرح کے افراد سے نشت و برخاست کرو۔

۵۴۔کیا دین اسلام کا ایک اجتماعی دین ہونا اس بات کا سبب بنتا ہے کہ دعا اور خدا سے راز ونیاز کو حقارت کی نظر سے دیکھا جائے؟

ہمیں سو فیصد اس بات کا اعتراف اور یقین ہے کہ اسلام ایک اجتماعی دین ہے اور اس کے احکام وقوانین بھی اجتماعی

ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم دعا اور خدا کے ساتھ راز ونیاز کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں ،انفرادی عبادتوں کو ہلکا سمجھیں اور نماز جیسی عبادت کی کوئی اہمیت نہ سمجھیں نماز کو ہلکا سمجھنا ایک گناہ ہے ۔نماز نہ پڑھنا بھی ایک گناہ ہے لیکن اسے حقیر سمجھنا بھی ایک بہت بڑا گنا ہ ہے ۔

۵۵۔جو نماز کو اہمیت نہیں دیتے اور اسے ہلکا سمجھتا ہیں کیا رسول اسلام اور ائمہ طاہرین علیہم السلام ان کی شفاعت فرمائیں گے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام جب اس دنیا کو الوداع کہہ رہے تھے ان آخری لمحات میں آپ نے فرمایا :"ان شفاعتنا لا تنال مستخفاً باالصلاۃ "جو لوگ نماز کو ہلکا سمجھ کر کوئی اہمیت نہیں دیتے ہماری شفاعت ان کے شامل حال نہیں ہوگی امام نے یہ وصیت کی اور ان کی روح پرواز کر گئی ۔ امام نے یہ نہیں کہا کہ ہماری شفاعت ان کو نصیب نہیں ہوگی جو نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کا حشر تو واضح ہے بلکہ یہ بات ان افراد کے لئے کہی جو نماز کو ہلکا سمجھتے ہیں۔

۵٦۔نماز کو ہلکا سمجھنے کی نشانیاں کیا ہیں؟

آدمی کے پاس وقت ہے،آرام و سکون کے ساتھ بہترین طریقے سے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن سستی کرتا ہے اور نہیں پڑھتا۔مثال کے طور پر ظہر و عصر کی نماز پڑھنا ہےغروب سے کچھ پہلے تک نہیں پڑھتا جیسے ہی غروب

کا وقت قریب آتا ہے جلدی سے وضو کرتا ہے اور تیز رفتاری سے نماز پڑھتا ہے اور جیسے ہی سلام پڑھتا ہے کھڑا ہوجاتا ہے ۔یہ وہ نماز ہے جس کے لئے نہ پہلے سے کوئی تیاری کی گئی ہے نہ ہی اذان و اقامت وغیرہ کہی گئی ہے اور نہ نماز ختم ہونے کے بعد کوئی تسبیح ،دعا اور سجدہ شکر جیسی کوئی چیز ہے ۔نہ اس میں اطمینان کی کیفیت ہے اور نہ حضور قلب اور خضوع پایا جاتا ہے ایسے نماز پڑھتا ہے جیسے یہ عبادت نہ ہو بلکہ دوسرے کاموں کی طرح یہ بھی ایک کام ہو لہٰذا اسےبھی ایک بوجھ سمجھ کر انجام دے دیتا ہے ۔اسے کہتے ہیں نماز کو ہلکا سمجھنا اور اسے کوئی اہمیت نہ دینا۔

۵۷۔توبہ کے سلسلے میں کچھ وضاحت کیجیے۔

توبہ یعنی خود کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک وپاکیزہ کرنا۔امام علی علیہ السلام جب پانی کے پاس جاتے ہیں تو چونکہ پانی پاکیزگی کی ایک پہچان ہوتی ہے اس لئے وہ اسے دیکھ کر توبہ کی یاد میں پڑ جاتے ہیں۔جب ہاتھوں کو پاک کرتے ہیں تو اپنی روح کی پاکیزگی کو یاد کرنے لگتے ہیں۔اور ہم سے کہتے ہیں جب تم اس پانی اور انسان کو پاک و پاکیزہ کرنے والی چیز سے روبرو ہو تو اور تمہاری نگاہیں اس پر پڑتی ہیں اور تم اس کے ذریعہ اپنے ہاتھوں کو پاک کرتے ہو تو اس وقت تمہارے ذہن میں یہ تصور بھی ہونا چاہیے کہ صرف یہی ظاہری پاکیزگی نہیں ہے بلکہ ایک اورپاکیزگی کی ضرورت بھی ہے ہمیں جو ایک خاص پانی

سے انجام دی جاتی ہے ۔ وہ پاکیزگی کون سی ہے اور وہ پانی کیا ہے؟ وہ پاکیزگی روح کی پاکیزگی ہے اور وہ پانی توبہ کا پانی ہے۔

۵۸۔کیا عبادت انسانی خلقت کے اہداف ومقاصد میں سے ہے؟

عبادت انسانی خلقت کا مقصد اور ہدف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام چیزوں اور انسانی زندگی کے تمام مسائل سے قطع نظر خود عبادت انسانی خلقت کاایک مقصد ہے "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"عبادت خود انسان کے کمال و سعادت کا ذریعہ اور اس کے ہدف خلقت میں شامل ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ آپ ایک مقدمہ یا کسی دوسری چیز تک پہنچے کے وسیلے کے عنوان سے اسے دیکھیں۔

۵۹۔اسلام کس طرح اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے انسان کی تربیت کرسکتا ہے؟

اسلام انسانوں کی ہر طرح سے تربیت کرنا چاہتا ہے چاہے اخلاقی اعتبار سے ہو یا اجتماعی اور معاشرتی اعتبار سے۔ اسلام نے اس کے لئے جو راستہ اپنایا ہے اور سب سے اچھا اور موثر ترین ذریعہ ہے ایک انسان کی اخلاقی اور معاشرتی تربیت کے لئے، وہ عبادت ہے۔

۶۰۔تمام اخلاقی مسائل کی بنیاد کیاہے؟

اخلاقی مسائل کی بنیاد اور محور خود کو بھول جانا،اپنے آپ سے گزر جانا اور اپنے فائدے سے صرف نظر کرنا ہے۔جس طرح جسمانی مسائل میں ایک بنیادی چیز جو تمام جسمانی خوبیوں کی بنیاد مانی جاتی ہے وہ "حمیہ" یعنی پیٹ بھر کھانے سے پرہیز ہے۔اسی طرح اخلاقی مسائل میں بھی ایک بنیادی چیز جو تمام خوبیوں کی جڑ ہے وہ خودی سے نجات پانا،انانیت کے چنگل سے باہر آنا اور "میں" کی حدود سے باہر نکلنا ہے۔

۶۱۔تمام معاشرتی اصول و قوانین کی بنیاد کیا چیز ہے؟

معاشرتی مسائل میں جو چیز تمام اصول و قوانین کی بنیاد ہے وہ ہے "عدالت"۔ عدالت یعنی دوسروں کے حقوق کی رعایت کرنا۔اخلاقی مسائل ہوں یا معاشرتی مسائل انسان کی جو سب سے بڑی مشکل ہے وہ یہ ہے کہ انسان ان چیزوں کو عملی جامہ نہیں پہناتا یعنی شاید کوئی شخص ایسا نہ ہو جو اچھے اخلاق سے آشنا نہ ہو اور عدالت کی ضرورت و اہمیت سے واقف نہ ہو لیکن میدان عمل میں؟

مشکل میدان عمل ہے۔جب انسان ایک اخلاقی اصول کی رعایت کرنا چاہتا ہے تو دیکھتا ہے کہ ایک اخلاقی اصول ہیں اور دوسری طرف اس کے مادی فوائد اب وہ ان میں کس کا انتخاب کرے؟

٦٢ . کیا صرف علم کے ذریعہ عصر حاضر کی مشکلات کو حل کیا جا سکتا ہے؟

ہمارے دور کی مشکل یہی ہے۔تصور کیا گیا کہ علم کافی ہے،یعنی اگر ہم عدالت و اخلاق کو جان لیا اور ان کا علم حاصل کرلیا تو اتنا ہی کافی ہے ہمارے عادل اور با اخلاق ہونے کے لئے۔لیکن عمل نے بتایا کہ اگر علم ایمان سے عاری ہو تو نہ صرف یہ کہ وہ عدالت و اخلاق کے لئے مفید نہیں ہوتا بلکہ مضر بھی ہے اوراس صورت میں انسان سنائی کے اس شعر کا مصداق قرار پاتا ہے:

چو دزدی با چراغ آید گزیدہ تر برد کالا

جب کوئی چور چراغ کے ساتہ چوری کرنے آتا ہے تو چن چن کے قیمتی اشیاء کو چرا کر لے جاتا ہے۔

٦٣۔ اخلاق و عدالت کو کیسے قائم کیا جا سکتا ہے؟

اگر ایمان آگیا تو اخلاق و عدالت بھی قائم ہوسکتے ہیں۔ جب مذہبی ایمان آجاتا ہے تو اس کے ساتہ اخلاق و عدالت بھی خود بخود آجاتے ہیں۔ اسی لئےہم دیکھتے ہیں کہ اسلام میں خدا کی پرستش کو اخلاق و عبادت سے جدا کوئی چیز قرار نہیں دیا گیا ہے یعنی اسلام جس عبادت کی بات کرتا ہے اس کی چاشنی در حقیقت اخلاق و عدالت میں رکھی گئی ہے یا یوں کہا جائے کہ جب اخلاق وعدالت کی بات کرتا ہے تو اس کی چاشنی عبادت میں قرار دیتا ہےکیونکہ اخلاق و عدالت عبادت کے بغیر ناممکن ہیں۔

٦٤.کیا اسلام میں مجرم کی تلاش کے لئے قاضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے سلسلے میں تفتیش کرے؟

اسلام میں ایک اصول ہے اور وہ ہے "الحدود تدر بالشبہات" اگر کسی جرم کے سلسلے میں تھوڑاسا شبہہ پایا جاتا ہو تو حدود جاری نہیں کئے جا سکتے۔اسلام قاضی یا حاکم کو اس بات کا حکم نہیں دیتا کہ وہ جائے اور مجرم کے سلسلے میں تفتیش کرےتاکہ مجرم پکڑا جائے بلکہ مجرم کے دل میں ایک ایسی قوت پیدا کرتا ہے کہ وہ خود سزا کے لئے چل کر آئے۔پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کے زمانے میں کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ مجرم خود ان کے پاس چل کر آیا ہے اور کہا ہے: اے اللہ کے نبی،اے امیر المومنین میں فلاں جرم کا مرتکب ہوا ہوں مجھے اس کی سزا دیجیے۔

٦٥.انسان کے وجود میں ایسا کون سا مادہ ہے جو اسے عبادت و اخلاق پر آمادہ کرتا ہے؟

یہ ایمان اور دین کی قوت ہے جو انسان کے وجود کی گہرائیوں میں موجزن ہے اور انسان کو عدالت و اخلاق کا لوہا ماننے پر مجبور کرتی ہے۔عبادت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی ایمانی زندگی کو ایک تازگی ،قوت اور شادابی ملے اسی لئے انسان کے اندر جتنا ایمان زیادہ ہوگا وہ خدا کو اتنا ہی یاد کرتا ہے اور جس قدر وہ خدا کو یاد کرے گا اتنا ہی کم گناہ کرے گا۔

گناہ کرنے یا نہ کرنے کا دارو مدار علم پر نہیں ہے بلکہ اس کا دار و مدار غفلت اور یاد خدا پر ہے ،انسان جتنا غافل ہوگا یعنی خدا کو بھولائے ہو ئے ہو اتنا ہی زیادہ گناہ کرتا ہے اور جتنا زیادہ خدا اسے یاد ہو اتنا ہی کم گناہ کرے گا۔

٦٦۔پیغمبران الٰہی اور ائمہ طاہرین کی عصمت کے سلسلے میں کچھ وضاحت کیجیے۔

یہ بات کہ پیغمبران الہٰی معصوم ہیں اور گناہ نہیں کرتے اگر اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ خدا اپنے ارادہ اور اختیار سے انہیں گناہ نہیں کرنے دیتا یعنی وہ جب بھی گناہ کرنا چاہتے ہیں خدا انہیں روک دیتا ہے،یہ بات درست نہیں ہے اور نہ ہی اس عصمت میں کوئی کمال پایا جاتا ہے۔اگر ہم اور آپ بھی ایسے ہی ہوجائیں یعنی جب بھی ہم کوئی گناہ کرنا چاہیں کوئی طاقت اور قوت آکر ہمیں وک لے اور گناہ نہ کرنے دے تو ہم بھی گناہ نہیں کریں گے۔پھر ان کو ہم پرکوئی فضیلت اور برتری نہیں ہوگی۔ایسی صورت میں ہم میں اور ان میں صرف یہ فرق ہوگا کہ خدا نے ہم میں اور ان میں صرف ایک فرق رکھا ہے کہ جب وہ گناہ کرنا چاہتے ہیں تو خدا انہیں اس سے روک لیتا ہے اور جب ہم گناہ کرنا چاہتے ہیں تو ہماری راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتا۔ان کی عصمت کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ گناہ کرنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ خدا روک لیتا ہے لہٰذا نہیں کرسکتے۔

٦٧۔انسان کیا کرے تاکہ غفلت سے بچتا رہے؟

اگر انسان کا ایمان اپنے کمال تک پہنچ گیا اور انسان اس منزل پر آگیا کہ وہ خود کو ہمیشہ خدا کے سامنے حاضر و ناظر جاننے لگا اور خدا ہمیشہ اس کے د ل میں گھر کرگیا تو وہ کبھی غفلت کا شکار نہیں ہوگا ۔جو کام بھی کرے گا یاد خدا کے ساتھ کرے گا۔قرآن مجید فرماتا ہے":رجال لا تلھیھم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ" وہ کہ جنہیں خرید وفروش اور تجارت جیسے معاملات یاد خدا سے غافل نہیں کرتے ۔" قرآن نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ لوگ جو تجارت نہیں کرتے بلکہ فرمایا وہ لوگ جنہیں دنیا کے معاملات یاد خدا سے غافل نہیں کرتے۔

٦٨۔ ہماری عبادت کا کیا مقصد ہے اور اس کا ہمیں کیا فائدہ ہے؟

عبادت اس لئے ہے تاکہ انسان وقت وقت پر خدا کو یاد کرتا رہے اور جتنا زیادہ خدا کو یاد کرے گا اتنا زیادہ اخلاق،عدالت اور دوسروں کے حقوق کی رعایت کی پابند ی کرےگا لہٰذا عبادت کا فائدہ بالکل واضح ہے۔

٦٩۔عبادت اور صفائی کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

خدا کی بارگاہ میں یہ اہم نہیں ہے کہ انسان منہ دھل کر جائے یا یوں ہی چلا جائے لیکن خدا وند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے": اذ ا قمتم الصلاة فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی

المرافق." جب نماز قائم کرنا چاہو تو پہلے اس کے لئے وضو کرو۔اپنے چہرے کو دھوو،اپنے ہاتھوں کو دھوواور اس کے بعد نماز پڑھو۔یہاں آپ غور کریں خدا نے عبادت کو پاکیزگی اور صفائی کے ساتھ ملا دیا ہے" و ان کنتم جنبا فاطھروا" اگر مجنب ہو جاو تو اپنے پورے بدن کو پاک کر لو۔یہاں بھی پاکیزگی عبادت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

۷۰۔ ایک مسلمان اختلاف و تفرقہ سے کس طرح دور رہ سکتا ہے؟

اسلام کہتا ہے جب تم عبادت انجام دے رہو تو صرف عبادت انجام نہ دو بلکہ اس سے معاشرتی زندگی کے مسائل کا درس اور تعلیم و تربیت بھی حاصل کرو ۔سب کے سب ایک سمت (ایک قبلہ کی جانب)رخ کرو۔ اگر ایسا نہ ہو بلکہ ایک کسی طرف اور دوسرا کسی سمت میں کھڑا ہوجائے تو اختلاف اور تفرقہ پیدا ہو جائے گا۔لیکن اگر سب ایک سمت میں کھڑے ہوجائیں تو اس سے درس حاصل ہوگا کہ سارے مسلمان ایک ہی سمت کا انتخاب کریں۔

۷۱۔کیا عبادتگاہ کا احترام خود عبادت کا احترام ہے؟

اسلام کہتا ہے ایک ایسی سمت کا انتخاب کرو کہ اگر اس کی طرف رخ کرکے کھڑے بھی ہوجاو تو وہ عبادت ہی کا احترام کہلائے ۔اس جگہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جاو جو سب سے پہلا عبادت خانہ ہے۔عبادتگاہ کا احترام خود

عبادت کا احترام ہے۔ پھر کہتا ہے جب عبادت کرنا چاہو تو اس کے لئے ایک خاص وقت معین کیا گیا ہے جس کے لئے سیکنڈوں کا بھی حساب و کتاب ہے ۔نماز صبح کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے ۔اگر کوئی طلوع فجر سے ایک منٹ پہلے نماز پڑھے یا طلوع آفتاب کے ایک منٹ بعد نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے صحیح نہیں ہے لہٰذا ان دو اوقات کے درمیان ہی پڑھی جا سکتی ہے۔

۷۲۔سب سے اچھی تربیت کون سی تربیت ہے؟

یہ نماز انسان کی تربیت کا ذریعہ ہونی چاہیے۔ اگر کوئی رات دو بجے تک بھی جاگتا ہے تو اسے طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیا ن بہرحال اٹھنا ہوگا اور نماز پڑھنا ہوگی اسی طرح ظہر وعصر اور مغرب و عشا کی نماز بھی وقت پر پڑھنا ہوگی۔

۷۳۔ کیا عبادت کے لئے بعض امور کا انجام دینا ضروری ہے؟

انسان کو اسی قلیل مدت میں مشق کرنا ہوگی تاکہ شکست پر اچھی طرح غلبہ پر پاسکے،اپنا رونا رونے پر غلبہ پاسکے،اپنے غیر منظم ہونے پر غلبہ پاسکے۔ یہ اجتماعی مسائل ایک تسلسل ہے لیکن سب کے سب عبادت ہیں کیونکہ اسلام میں عبادت تربیتی نظام کا ایک اہم جزء ہے۔اگر اس اصول کی رعایت نہ کی جائے تو عبادت قابل قبول نہیں ہے۔

۷۴۔اللہ اکبر کا کیا مطلب ہے؟
اللہ اکبر یعنی خداہر چیز سے عظیم ہے بلکہ اس کی ذات ہر توصیف و تعریف سے بالاتر ہے۔یعنی میں خدا کو سب سے عظیم سمجھتا ہوں جب میں خدا کو عظیم سمجھتا ہوں تو باقی تمام چیزیں اس کے بالمقابل حقیر و پست ہیں۔

۷۵۔اللہ اکبر میں کیا صفات پوشیدہ ہیں؟
کلمہ اللہ اکبر انسان کو ایک شخصیت اور اس کی روح کو بلندی عطا کرتا ہے ۔ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں"عظم الخالق فی انفسھم فصغر ما دونہ فی اعینھم" خدا اہل حق کی نظر میں اپنی پوری عظمت کے ساتہ جلوہ گر ہے اسی لئے خدا کے سوا جو بھی ہے ان کی نظر میں حقیر ہے۔

۷۶۔ وحدت وجود کی کچہ وضاحت کیجیے۔
وحدت وجود کا ایک مطلب یہی ہے کہ عارف جب خدا کی وعظمت کو درک کرلیتا ہے تو وہ اس کے علاوہ کسی دوسرے کےکسی طرح کے وجود کا قائل نہیں ہوتایعنی وہ کہتا ہے اگر خدا وجود ہے تو اس کے علاوہ جو کچہ بھی ہے وہ عدم ہے۔

۷۷۔خدا کی بندگی کا لازمہ کیا ہے؟
جب ہم اللہ اکبر کہتے ہیں اگر دل و روح کی گہرائیوں سے ہو تو خدا کی عظمت ہماری نگاہوں کے سامنے مجسم ہو

جاتی ہے۔جب دل و نظر میں عظمت الہٰی مجسم ہوگئی تو پھر محال ہے کہ ہم خدا کے علاوہ کسی اور سے خوفزدہ ہوں یا اس کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ خدا کی بندگی انسان کو دوسری تمام بندشوں سے آزاد کردیتی ہے۔ اگر انسان خدا کی عظمت کو درک کرلے تو اس کا بندہ بن جاتا ہے اور خدا کی بندگی کا لازمہ غیر خدا کی بندگی سے آزاد ہوجانا ہے۔

۷۸۔کیا خدا کی بندگی کے لئے انسان کا غیر خدا کی بندگی سے آزاد ہونا ضروری ہے؟

خدا کی بندگی کا دائمی نتیجہ غیر خدا کی بندگی سے آزاد ہونا ہے کیونکہ خدا کی عظمت کے ادراک کا مطلب یہ ہے کہ انسان غیر خدا کی پستی حقارت کا ادراک بھی کرے لہٰذا جب انسان نے غیر خدا کو حقیر و پست جان لیا تو پھر خدا کے بالمقابل اس کے غیر کی بندگی جو حقیر و پست ہے،محال ہے۔جب انسان کسی حقیر کے آگے سر جھکاتا ہے تو وہ اس وجہ سے چونکہ غلطی سے اسے عظیم سمجھ بیٹھتا ہے۔

۷۹۔نماز میں سجدہ کا کیا مفہوم ہے؟

امام علی علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی" منہا خلقناکم و فیہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃ اخریٰ "جب انسان پہلی بار سجدہ میں سر رکھتا ہے اور اٹھاتا ہے تو وہ اعلان

کرتا ہے" منہا خلقناکم" یعنی ہم سب اسی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور اس جسم کا تعلق خاک سے ہے اور ہم جو بھی اس مٹی کی بدولت ہیں۔جب دوبارہ سر زمین پر رکھتا ہے تو اس خیال کے ساتہ کہ دوبارہ اسی مٹی میں جانا ہے ا ور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتا ہے تواس تصور کے ساتہ کہ ایک دن دوبارہ اس خاک سے اٹھایا جائے اور محشور ہوگا۔

۸۰۔کیا ہم میں سےہرشخص اپنی نماز کا ذمہ دار ہے یا بیوی بچوں کی نماز کا بھی ذمہ دار ہے؟

ہم میں سے ہر ایک خود اپنی نماز کو بھی ذمہ دار ہے اور بیوی بچوں کی نماز کا بھی ذمہ دار ہے۔ قرآن مجید پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے "وامر اھلک بالصلاۃ واصطبر علیھا "اے پیغمبر اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی نماز کے سلسلے میں صبر سے کام لیجیے۔ یہ حکم صرف پیغمبر کے لئے نہیں ہے بلکہ ہم سب کو بھی شامل ہے۔

۸۱۔بچوں کو کس وقت سے نماز شروع کردینی چاہیے؟

بچوں کو بچپن ہی سے نماز کی مشق کروائی جانی چاہیے ۔ روایات میں آیا ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو اسے نماز کی تعلیم دی جائے اور مشق کروائی جائے ۔البتہ سات سال کا بچہ بالکل صحیح نماز نہیں پڑھ سکتا۔سات سال سے وہ نماز کی عادت ڈال سکتا ہے چاہے لڑکا ہو چاہے لڑکی۔

یعنی جب بچہ مڈل کلاسز شروع کرتا ہے تو اسے اسکول (مکتب)ہی میں نماز کی تعلیم دینا شروع کی جائے اسی طرح گھر میں بھی انہیں نماز کی مشق کروائی جائے البتہ یہ بات ضرور مد نظر رہے کہ اس سلسلے میں زور زبردستی کا کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکوں بچوں کو مختلف طریقوں سے تشویق کی جائے تاکہ وہ اس کی طرف راغب ہوں۔

۸۲۔نماز پڑھنے اور فقرا کی مدد کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

قرآن مجید فرماتا ہے بعض اہل جہنم جو سخت عذاب میں مبتلا ہونگے ان سے پوچھا جائے گا کیا چیز سبب بنی کہ تمہیں اس طرح جہنم میں ڈالا گیا؟ قالوا:لم نک من المصلین و لم نک نطعم المساکین۔ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی فقرا و مساکین کی مدد نہیں کرتے تھے۔ وکنا نخوض مع الخائضین،اور جہاں بھی دین مخالف باتیں ہوتی تھیں ہم وہاں جاکر غور سے سنا کرتے تھے یا خود دین مخالف باتیں کرتے تھے۔یہ انہیں باتوں کا نتیجہ ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

۸۳۔امام علی علیہ السلام کی آخری وصیت کس چیز کے بارے میں تھی؟

امام علی علیہ السلام کی اخری وصیت اللہ سے شروع ہوتی ہے جسے آپ نے بارہا سنا ہے یہی وہ وصیت ہے جس کے کچھ لمحوں بعد ان کی پاک روح جسم سے پرواز کرجاتی ہے۔اس وصیت میں آپ نے نماز کے سلسلے میں

فرمایا:"اللہ اللہ بالصلاۃ فانھا عمود دینکم"نماز کی پابندی کے سلسلے میں متوجہ رہو کہ وہ تمہارے دین کے لئے ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔

۸۴۔انسان کس طرح خدا سے نزدیک ہوسکتا ہے؟

انسان بندگی کے ذریعہ خدا سے نزدیک ہوسکتا ہے دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ بندگی ایک سیر و سلوک اور حرکت ہے خدا کی طرف۔

۸۵۔کیا عمل کے بغیر عاقبت بخیر ہونے کی امید کیا جا سکتی ہے؟

ایک شخص مولائے متقیان حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! مجھے نصیحت فرمائیے۔ حضرت نے اُسے کئی نصیحتیں کیں۔ ان نصائح کے پہلے دو جملے آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ ہمارے لئے فی الحال یہی دو جملے کافی ہیں؛ فرمایا: "لا تکن ممن یرجو الآخرۃ بغیر عمل و یرجی التوبۃ بطول الأمل۔ یقول فی الدنیا بقول الزاھدین و یعمل فیھا بعمل الراغبین۔" تمہیں اُن لوگوں میں سے نہیں ہونا چاہئے جو عمل کے بغیر حسن انجام کی امید رکھتے ہیں اور امید بڑھاکر توبہ میں تاخیر کرتے ہیں۔ جو دنیا میں زاہدوں کی سی باتیں کرتے ہیں مگر اُن کے اعمال

دنیا طلب لوگوں جیسے ہوتے ہیں۔ (نہج البلاغہ۔ کلماتِ قصار ۱۵۰)

فرمایا: تمہیں میری نصیحت یہ ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے نہ ہوتا جو آخرت کی امید رکھتے ہیں لیکن چاہتے ہیں کہ بغیر عمل کئے آخرت حاصل کرلیں۔ ہم سب لوگوں کی طرح ہم بھی کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب کی محبت کافی ہے جبکہ ہماری محبت بھی سچی محبت نہیں ہے، اگر ہماری محبت سچی ہوتی تو اس کے ساتھ ساتھ عمل بھی ہوتا۔

۸۶۔انسان کے اندر جو اعلیٰ صلاحتیں پائی جاتی ہیں ان میں کسی ایک کا تذکرہ کیجیے۔

حیوانوں کے بالمقابل انسانوں کے اندر ایک استعدار اور خاصیت توبہ ہے۔انسان کے اندر بہت سے صلاحتیں،امتیازات اور استعدادات پائی جاتی ہیں جو حیوانات میں نہیں ہیں۔ان میں سے ایک توبہ ہے۔البتہ توبہ کا مفہوم آپ کی خدمت میں عرض کیا جائے گا کیونکہ توبہ صرف الفاظ کا نام نہیں ہے جیسے استغفرا للہ ربی و اتوب الیہ۔در حقیقت توبہ ایک نفسیاتی اور روحانی حالت کا نام ہے بلکہ یہ ایک روحانی اور نفسیاتی انقلاب ہے جس کا ترجمان استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ ہے۔یہ الفاظ خود وہ حالت نہیں ہے یہ خود توبہ نہیں ہے بہت سی دوسری حالتوں کی طرح جن میں خود الفاظ کوئی حقیقت نہیں رکھتےبلکہ ان حالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔

٨٧۔توبہ کی کیفیت کیسے پیدا ہوتی ہے؟

پہلی بات یہ جان لیجئے کہ اگر انسان کے وجود میں کوئی ایسا عمل ہو جس کے نتیجے میں اس کے وجود میں پائے جانے والے یہ مقدس عناصر مکمل طور پر ناکارہ ہوجائیں۔ وہ ایک ایسی مضبوط زنجیر سے باندھ دیئے جائیں جس سے وہ آزاد نہ ہوسکیں تو پھر انسان کو توبہ کی توفیق حاصل نہیں ہوتی لیکن جس طرح ایک ملک میں انقلاب اور تبدیلی اس وقت رونما ہوتی ہے جب وہاں اس ملک کی عوام کے درمیان پاکیزہ لوگوں کا ایک گروہ موجود ہوتا ہے، چاہے وہ گروہ بہت چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح اگر انسانی وجود میں بھی کچھ مقدس اور پاک عناصر باقی بچے ہوں تو انسان کو توبہ کی توفیق حاصل ہوجاتی ہے۔ بصورتِ دیگر اسے ہرگز توبہ کی توفیق نہیں ہوگی۔

٨٨۔کیا توبہ کو ایک اندرونی انقلاب کا نام دیا جا سکتا ہے؟

توبہ ایک اندرونی انقلاب کا نام ہے،ایک ایسا انقلاب انسان کے جود سے اسی کے خلاف اٹھتا ہے اور یہ چیز صرف انسان کے اندر پائی جاتی ہے۔نباتات میں بھی انقلاب آتا ہے لیکن ان کا انقلاب خود ان کے خلاف نہیں ہوتایا یوں کہا جائے کہ وہ اپنے خلاف قیام نہیں کرسکتے،اس کے اندر یہ صلاحیت ہی نہیں پائی جاتی ۔اسی طرح حیوان میں بھی یہ

صلاحیت نہیں پائی جاتی لیکن انسان ایک ایسی مخلوق ہے جس کے اندر یہ صلاحیت پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے وجود کے اندر سے اپنے ہی خلاف قیام کرتا ہے ۔اپنے ہی خلاف انقلاب بپا کرتا ہے اور حقیقی انقلاب۔

۸۹۔ انسان کے مرکب یا بسیط ہونے کے سلسلے میں کچھ وضاحت فرمائیے اور یہ بتائیے کہ کیا ایک انسان اپنے ہی خلاف قیام کر سکتا ہے؟

جی ہاں ایسا ہوسکتا ہے کیونکہ ایک عام تصور کے برخلاف یہ صرف ایک شخص نہیں ہے ۔ایک واحد شخص ہے لیکن مرکب، نہ کہ بسیط مثال کے طور پر اگر ایک انسان یہاں بیٹھا ہے تو وہ صرف ایک انسان نہیں بیٹھا ہے بلکہ ایک جماد بھی ہے،ایک نبات بھی ہے،ایک شیطان بھی ہےاور ایک فرشتہ بھی یعنی ایک انسان میں ان سب چیزوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں اور وہ ان خصوصیات کا مرکب ہے۔

۹۰۔ انسان اپنے حیوانی صفات کا مقابلہ کس طرح کر سکتا ہے؟

تو بہ یعنی انسان کے اندر پائے جانے والی اعلیٰ ،ارفع اور مقدس صفات و مراتب کا وہ ردعمل جو وہ اپنے اندر پائے جانے والی حیوانی اور پست صفات ومراتب کے مقابل دکھاتا ہے۔توبہ یعنی انسان کے اندر پائی جانے والی فرشتہ

صفات کا حیوانی صفات کے خلاف قیام اور انقلاب۔ یہ ہے توبہ کی حقیقت۔

۹۱۔اسلام گناہوں کے اعتراف کے سلسلے میں کیا کہتا ہے؟

اسلام کہتا ہے کہ اگر تم اپنے گناہوں سے توبہ کرنا چاہتے ہو تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ کسی پادری یا عالم کے پاس جا کر اپنے گناہوں کاا قرار کرو ۔اگر گناہوں کا اقرار و اعتراف کرنا ہے تو خدا کی بارگاہ میں کرو۔بندوں کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کیوں کرتے ہو؟اس خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرو جو گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔(قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا)یہ ہے خدا کی آواز جو کہتی ہے " جن بندوں نے اپنے ہی نفسوں پر ظلم کیا انہیں خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہو جانا چاہیے کیونکہ خدا تمام گناہو ں کو بخشنے والا ہے۔

۹۲۔کیا توبہ استغفار کی شرط ہے؟

امام علی علیہ السلام نے استغفار کے لئے چه شرائط ذکر کی ہیں جن میں دو توبہ کے ارکان،دو توبہ کے قبول ہونے کے شرائط اور دو توبہ کے کمال کے لئے شرط ہیں۔

۹۳۔ کیا ائمہ معصومین علیہم السلام بھی توبہ کو اہمیت دیتے تھے۔

امام حسین علیہ السلام نے شب عاشور فرمایا:" میں آج کی رات توبہ کرنا چاہتا ہوں۔آج کی رات عبادت کی رات ہے اور اسے میں عبادت میں بسر کرنا چاہتا ہوں۔ اس شب میں انہوں نے اپنے کام انجام دئے اور پھر اپنے اہلبیت کے پاس گئے اور اسی شب اپنے اصحاب کے درمیان خطبہ دیا اور فرمایان کیا ہمیں توبہ کی ضرورت نہیں ہے؟

۹٤۔کیا زندگی کے کسی بھی لمحہ میں کی جانے والی توبہ قابل قبول ہے؟

انسان جب تک اس دنیا میں ہے۔جب تک اس زندگی سے اس کا رشتہ ہے اور جب تک موت اس کے سامنے نہیں آئی ہےاس کے پاس توبہ کرنے کی مہلت ہے۔توبہ صرف اس وقت قبول نہیں ہوتی جب موت انسان کے سر پر منڈلا رہی ہو اور بچنے کی کوئی امید نہ ہو ایسے میں انسان توبہ کرنا چاہے تو بے فائدہ ہے۔یعنی وہ لمحہ جب انسان اپنی موت کو دیکھنے لگتا ہے اور اس دنیا میں رہتے ہوئے وہ اس دنیا کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے اسے یقین ہوجاتا ہے اب اس دنیا میں جانے کا وقت آچکا ہے اگر اس سے پہلے انسان توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اس کے بعد توبہ قبول ہونے والی نہیں ہے کیونکہ اب اس کا وقت گزر چکا ہے۔

۹۵۔ کیا زندگی کے آخری لمحوں میں توبہ انسان کو کوئی فائدہ دے سکتی ہے؟

توبہ اس وقت ہوسکتی ہے جب انسان کے وجود میں ایک اندرونی انقلاب پیدا ہو یعنی انسان کی قوت شہوانی،قوت حیوانی،قوت شیطانی اور قوت غضب اسے تباہ کرنے والی چیزوں کے خلاف قیام کریں اور اس کی لگام اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔یہ ہے توبہ کا مطلب۔توبہ یعنی ایک اندرونی انقلاب۔جب انسان ایک ایسے مرحلے پر پہنچتا ہے جہاں اسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ موت کے چنگل میں پھنس چکا ہے اور عذاب الٰہی اسے گھیرے ہوئے ہے تو وہاں ایمان کا اظہار کرنے لگتا ہے لیکن یہ ایمان اس کے اندرونی انقلاب کا نتیجہ نہیں ہوتا۔

۹۶۔ امام علی علیہ السلام کی زبانی دنیا کو کس دن سے تشبیہ دی گئی ہے؟

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: "الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل"آج عمل کا دن ہے حساب کا دن نہیں لیکن کل حساب کس دن ہوگا ور عمل کا دن ختم ہوچکا ہوگا۔ یہ دنیا حساب و کتاب اور جزاو سزا کی جگہ نہیں ہے البتہ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ دنیا میں مکافات عمل کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔بعض مکافات عمل یہاں دیکھنے کو ملتے ہیں اور دنیا میں بعض مشکلات اور بدبختیاں انسان کے اسی دنیا کے اعمال کا نتیجہ ہیں۔

۹۷۔جوے کے سلسلے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

شراب،جوا اور بت پرستی یہ سب برے پلید اعمال ہیں اگر فلاح و سعادت اور کامیابی چاہتے ہو تو ان چیزوں سے اجتناب کرو۔شراب خواری وسعادت و فلاح ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں۔اسی طرح جوا اسلام میں حرام اور گناہان کبیرہ میں سے ہے۔

۹۸۔ روزہ توڑنے کے سلسلے میں اسلام کا واضح حکم کیا ہے؟

سب کے سامنے جان بوجھ کر روزہ توڑنا حرام ہے اور ساتھ ہی اسلام کی بے احترامی بھی ہے۔اس کام کا مطلب خدا،قرآن اور پیغمبر اکرم صلی اللہ وعلیہ وآلہ کی کھلم کھلا مخالفت اور ان کےبالمقابل جرئت کا اظہار ہے۔ اگر کسی کو روزہ نہیں رکھنا ہے اور کچھ کھانا پینا ہے تو وہ گھر پر رہ کر یہ کام کرے۔جان بوجھ کر روزہ نہ رکھنا یا رکھ کر توڑنا یقینا گناہ کبیرہ ہے لیکن سب کے سامنے کھا پی کر اس بات کا اظہار اسلام کے مقابل کھڑا ہونا ہے۔

۹۹۔بے حجابی کا کیا نقصان ہے اور خدا نے ایسے افراد کے کے لئے کیا عذاب معین کیا ہےجو حجاب کی رعایت نہیں کرتے؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا: "میں نے معراج میں ایسی خواتین کو دیکھا جنہیں بالوں سے لٹکایا گیا تھا اور

ان پر آگ کے کوڑے برسائے جا رہےتھے۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا اور میں نے جبرئیل سے پوچھا :یہ کون لو گ ہیں؟جبرئیل نے کہا: یہ آپ کی امت کی وہ عورتیں ہیں جو اپنے بالوں کو نا محرموں سے نہیں چھپاتی تھیں۔ اس وقت بے حجابی نہیں تھی لیکن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ نے اپنی چشم باطن سے وہ دیکھ لیا۔

۱۰۰۔توبہ کی کیا شرائط ہیں؟

توبہ کے سلسلے میں دو اہم شرطیں بیان کی گئی ہیں: سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ لوگوں کے حقوق ادا کرو۔ کہا جاتا ہے کہ خدا عادل ہے اور وہ ہرگز اپنے بندوں کے حقوق معاف نہیں کرتا ۔اس کا کیا مطلب ہے؟اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے لوگوں کا جو مال یا حق کھا یا ہے اسے حقدار تک پہنچاو یا اسے اس کے سلسلے میں راضی کرلو۔ تم نے کسی کی غیبت کی ہے۔یہ بھی حق کا ضائع کرنا ہے ۔اب تمہیں اس کے عذاب سے بچنے کے لئے اس سے معافی مانگنا ہوگی اور اسے راضی کرنا ہوگا۔یہاں اپنے غرور کو توڑنا ہوگا اور اس شخص سے کہنا ہوگا کہ میں نے تمہاری غیبت کی ہے مجھے معاف کردو۔

توبہ کے قبول ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ خدا کے حقوق بجا لاو ۔ اب خدا کا حق کیاہے؟جیسے روزہ خدا کا حق ہے۔جو روزے نہیں رکھے ہیں ان کی قضا بجالائے۔جو نمازیں نہیں پڑھی ہیں ان کی قضا پڑھے۔مستطیع تھا حج کو

نہیں گیا اب حج کرے یہ سب ہیں حقوق الہٰی جب تک انہیں انجام نہ دے توبہ قبول نہیں ہوگی۔

۱۰۱۔انسان کو خود اس کے خلاف قیام کے لئے کیسے ابھارا جاسکتاہے؟

امام علی علیہ السلام حسن و حسین علیہماالسلام سے وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "کونو للظالم خصماً و للمظلوم عوناً" ہمیشہ ظالم کے دشمن اور مظلوم کے حامی و مددگار بن کر رہو لیکن دنیا میں یہ ایک ایسا کام ہے کہ جسے دنیا میں اٹھنے والے انقلابات کی قیادت کرنے والے افراد میں سے کوئی انجام نہیں دے سکتا ۔ایک ایسا کام جو صرف پیغمبروں کے بس میں تھا اور باقی انسانو ں کے بس سے باہر ہے اور وہ یہ ہے انسان خود اپنے ہی خلاف قیام کرے۔یعنی خود انسان ایسا کام کرے کہ اسے اس کے اندر احساس گناہ پیدا ہو تاکہ اپنے ہی خلاف ایک انقلاب بپا کرے اور اپنے ہی خلاف قیام کرے جسے شریعت کی اصطلاح میں توبہ کہا جاتا ہے پیغبران الہٰی نہ صرف یہ کہ مظلوم کو ظالم کے خلاف اٹھ کھڑا کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے بلکہ خود ظالم کو اس کے خلاف قیام کروا سکتے تھے۔

۱۰۲۔قرآن مجید میں مومن کا کیا تصور پیش کیا گیا ہے؟

قرآن مجید کی اصطلاح میں مومن یعنی صاحب ایمان،اور غیر مومن یعنی وہ انسان جس کے پاس ایمان نہ ہو۔قرآن اس

ایمان کو ایما ن کہتا ہے جس تعلق دل ،قلب اور اعتقا د سے ہو اور یہ قرآن مجید کے واضح الفاظ میں ملتا ہے۔

مسلمان ہونا یعنی زبان سے کلمہ شہادتین کا جاری کرنا ،لیکن ایمان کا تعلق قلب و دل کی گہرائیوں سے ہے ۔اس کا تعلق اس کے باطنی اعتقاد سے ہے۔قرآن کہتا ہے ابھی تمہارے دلوں میں ایمان نہیں آیا ہے۔ ایما ن ایک ایسی حقیقت کا نام ہے جس کا تعلق انسان کی روح سے ہے ۔ایمان اس کی پیشانی پر نظر آنے والے سجدے کے آثار سے مربوط نہیں ہے یا ذکر خدا میں مشغول اس کی زبان سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق ایک قلبی،فکری اور اعتقادی اصل سے ہے۔

۱۰۳۔کیا یہ کہا جا سکتا ہے اس کائنات کا کوئی مختار و مالک نہیں ہے بلکہ سارا اختیار انسان کے ہاتھوں میں ہے اور وہی اسے چلا رہا ہے؟

خدا نے دنیا کو یوں ہی نہیں چھوڑ دیا ہے اور نہ ہی وہ ایسا کرسکتا ہے۔ جب دنیا اس صورتحال سے دوچار ہوجائے کہ بشریت کو کوئی بہت بڑا خطرہ لاحق ہو تو اس وقت خدا کسی انسان ہی کے ذریعہ اس بشیریت کو اس خطرے اور تباہی سے نجات دیتا ہے۔کیا آپ جانتے ہیں اس وقت دنیا کے روشن خیال افراد کے ذہن اس کے مسقتبل کے سلسلے میں کس قدر بدگمانیوں اور مایوسی کا شکار ہوگئے ہیں۔

١٠٤. پرستش کسے کہتے ہیں؟

پرستش سے مراد صرف وہ اعمال نہیں جو انسان عبادت خدا کے عنوان سے انجام دیتا ہے جیسے نماز پڑھتا ہے،روزے رکھتا ہے،حج کرتا ہے یا اس کے علاوہ دوسرے کام۔بلکہ پرستش انسان کے اندر پایاجانے والا وہ مادہ اور حقیقت ہے جو اسے اس کی اطاعت کی طرف لے جاتی ہے اور اس کا اظہار ان اعضاء و جوارح کے ذریعہ یہ مختلف اعمال انجام دے کر کیا جاتا ہے جو ہمارے لئے معین کئے گئے ہیں۔

١٠٥. اسلام میں سب سے عظیم عبادت کون سی ہے؟

اسلام میں عبادت کے مختلف مراتب ہیں ۔سب سے عظیم عبادت وہ ہے جس میں نہ جنت کی لالچ ہو اور نہ جہنم کا خوف۔البتہ بعض عبادتیں ایسی بھی ہیں جن میں جنت کی لالچ یا جہنم کا خوف ہوتا ہے۔امام علی علیہ السلام نہج البلاغہ کی تین قسمیں بیا ن کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بعض لوگ خدا کی عبادت ثواب و جنت کی لالچ میں کرتے ہیں۔یہ تاجرانہ عبادت ہے۔

بعض افراد اس کے عذاب اور جہنم کے خوف کی وجہ سے اس کی عبادت کرتے ہیں۔یہ غلامانہ عبادت ہے۔

اور بعض لوگ اس کی دی ہوئی نعمتوں کے شکر کے طور پر اس کی عبادت کرتے ہیں۔یہ شاگرانہ عبادت ہے۔

اور سب سے عظیم عبادت یہی شاکرانہ عبادت ہے۔

۱۰۶۔انسان خدا کی معرفت کیسے حاصل کرسکتا ہے؟کیا معرفت نفس کے ذریعہ یہ کام ممکن ہے؟

اگر ہم خود کو پہچان لیں تو کائنات کے سب اہم راز یعنی خدا کی معرفت تک پہنچ جائیں گے۔خود شناسی کا دوسرا فلسفہ یہ ہے کہ اپنے آپ کی معرفت کے بعد انسان کے لئے اس بات کا اندازہ لگانا آسان ہوجاتا ہے کہ اسے اس زندگی اور کائنات میں کیا کرنا ہے اور کیسے رہنا ہے یعنی اس کے ذریعہ وہ اپنے اخلاق و عمل کو درک لیتا ہے۔اور اگر خود کو نہیں پہچان سکے تو ہمیں یہ بھی نہ معلوم سکے گا کہ اس دنیا میں ہمارا اخلاق و عمل کیا اور کیسا ہونا چاہیے۔

۱۰۷۔پرستش کے سلسلے میں انبیائے الہٰی کی تعلیمات کیا تھیں؟

انبیائے الہٰی کی تعلیمات میں پرستش کے سلسلے میں ایک اصول تھا وہ تھا وحدہ لاشریک خدا کی پرستش اور اس کے علاوہ تمام موجودات کی پرستش سے منہ موڑنا۔ کسی بھی نبی خدا کی تعلیمات عبادت سے خالی نہیں ہیں جیسا کہ اسلام کے نظام و نصاب حیات میں بھی عبادت سر فہرست ہے۔ البتہ اسلام میں عبادت اس دنیا سے الگ کسی چیز کا نام نہیں ہے بلکہ اسلامی عبادت فلسفہ حیات کے ہمراہ ہے ۔اسلام میں انفرادی عبادت بھی پائی جاتی ہے اور اجتماعی و مشترک عبادت بھی۔

۱۰۸۔کیا عبادت کو ایک طرح کا سودا قرار دینا صحیح ہے؟

تمام انسانوں میں عبادت کے درجات برابر نہیں ہیں بلکہ مختلف ہیں۔بعض لوگوں کی نگاہ میں عبادت ایک معاملہ کی طرح ہے جس میں ایک طرف سے کام اور دوسری طرف سے اس کی اجرت ہوتی ہے۔جس طرح ایک مزدور روزانہ کام کرنے کے بعد مزدوری حاصل کرتا ہے اسی طرح عابد بھی خدا کے لئے زحمت اٹھاتا ہے اور اس کے مقابل میں ایک اجرت کا طالب ہے البتہ اس کی اجرت اس دنیا میں نہیں بلکہ دوسری دنیا میں دی جائے گی۔یہ عبادت کے سلسلے میں ایک تصور ہے لیکن ایک جاہلانہ اور بے معنی تصور ہے۔عبادت کے سلسلے میں ایک تصور عارفانہ تصور ہے ۔اس تصور کے بنیاد پر عبادت ایک سیڑھی کی مانند ہے تقرب الہٰی تک رسائی کے لئے۔یہ انسان کی معراج ہے ،روح کی پروا زہے،خالق کائنات کے لئے انسان کی شکرگزاری کا سب سے اعلیٰ رد عمل ہے اور سب سے بڑھ کر خدا تک پہنچنے کا ایک بہترین راستہ ہے۔

۱۰۹۔اسلامی تعلیمات کی رو سے گنا ہ انسان کے دل پر کیا اثر رکھتا ہے؟

اسلامی تعلیمات کی رو سے ہرگناہ انسا ن کے دل میں ایک سیاہی اور تاریکی کا سبب بنتا ہے جس کے نتیجے میں نیک،صالح اور خدا پسند امور کی طرف اس کی رغبت میں کمی واقع ہوتی ہے اور مزید گناہوں کی طرگ اس کی رغبت بڑھتی جاتی ہے ۔اور اس کے برعکس عبادت و بندگی اور

خدا کی یاد انسان کے اندر ایک مذہبی احساس جگاتی ہے جس کے نتیجے میں نیک اور صالح کاموں کی رغبت میں اضافہ ہوتا ہے اور شر و فساد میں کمی واقع ہوتی ہے۔

۱۱۰۔نماز جمعہ اور دوسری نمازوں میں کیا فرق ہے؟

نماز جمعہ ایک ہفتہ وار نماز ہے جس کا تذکرہ قرآن مجید نے سورہ جمعہ میں اس طرح کیا ہے: "یا ایها لذین آمنوااذا نو دی للصلاة یوم الجمعة فا سعوا الی ذکر الله و ذروالبیع ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون" تمام شیعہ و اہل سنت مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد نماز جمعہ ہے۔وہی جمعہ کے دن کی مخصوص نماز جو دوسری تمام نمازوں سے مختلف ہے۔سب سے پہلا فرق یہی ہے کہ نماز جمعہ جو ظہر کی جگہ ہوتی ہے دو رکعت ہے جبکہ خود نماز ظہر چار رکعتی ہے ۔دوسرا فرق یہ ہے کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے جبکہ دوسری نمازوں کا جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب نہیں ہے۔تیسرا فرق یہ ہے کہ نماز جمعہ جہاں بھی قائم ہو اس کے تمام اطراف سے دو فرسخ تک کے فاصلےکے اندر رہنے والے تمام افراد کا اس میں شرکت کرنا واجب ہے لیکن اگر کوئی عذر ہے تو واجب نہیں ہے۔ چوتھا فرق یہ ہے کہ جہاں بھی ایک نماز جمعہ قائم ہورہی ہو اس کے اطراف میں ایک فرسخ کے کم فاصلے پر دوسری نماز جمعہ کا قیام حرام ہے۔